ایاتها ۴۰ ۷۸ سُوۡرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ ۸۰ رکوعاتها ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ (۱) عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِ ۙ (۲) الَّذِىۡ هُمۡ

یہ لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کررہے ہیں (۱) بہت بڑی خبر کے بارے میں (۲) جس کے بارے میں

فِيۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَ ؕ (۳) كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۙ (۴) ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ (۵)

ان میں اختلاف ہے (۳) کچھ نہیں عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا (۴) اور خوب معلوم ہوجائے گا (۵)

اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا ۙ (۶) وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۙ ۖ (۷) وَّ

کیا ہم نے زمین کا فرش نہیں بنایا ہے (۶) اور پہاڑوں کی میخیں نہیں نصب کی ہیں (۷) اور

خَلَقۡنٰكُمۡ اَزۡوَاجًا ۙ (۸) وَّجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا ۙ (۹) وَّجَعَلۡنَا

ہم ہی نے تم کو جوڑا بنایا ہے (۸) اور تمہاری نیند کو آرام کا سامان قرار دیا ہے (۹) اور رات کو

الَّيۡلَ لِبَاسًا ۙ (۱۰) وَّجَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۖ (۱۱) وَّبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ

پردہ پوش بنایا ہے (۱۰) اور دن کو وقتِ معاش قراردیا ہے (۱۱) اور تمہارے سروں پر سات

سَبۡعًا شِدَادًا ۙ (۱۲) وَّجَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۙ ۖ (۱۳) وَّاَنۡزَلۡنَا

مضبوط آسمان بنائے ہیں (۱۲) اور ایک بھڑکتا ہوا چراغ بنایا ہے (۱۳) اور بادلوں میں سے

مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ (۱۴) لِّنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ

موسلا دھار پانی برسایا ہے (۱۴) تاکہ اس کے ذریعہ دانے اور گھاس

نَبَاتًا ۙ (۱۵) وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ؕ (۱۶) اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ

برآمد کریں (۱۵) اور گھنے گھنے باغات پیدا کریں (۱۶) بیشک فیصلہ کا دن

عربی حاشیہ

عم۔ اس کی اصل ہے عن ما۔ نون کو میم میں ملادیا گیا ہے اور آخر کے الف کو تخفیف کے لئے حذف کردیا گیا ہے۔

مہاد۔ فرش، گہوارہ۔

اوتاد۔ میخیں۔ وتد کی جمع ہے۔

سباتا۔ سبت سے نکلا ہے یعنی قطع کہ انسان رات کے وقت سارے اعمال سے الگ ہوکر آرام کرتا ہے۔

سبع شداد۔ سات آسمان۔

وھاج۔ بھڑکتا ہوا۔ وہج سے نکلا ہے یعنی حرارت۔

معصرات۔ وہ بادل جن کے برسنے کا وقت آجائے۔

ثجاج۔ تیزی سے گرنے والا۔

الفاف۔ ایک سے ایک لپٹا ہوا۔

مرصاد۔ مہیا، تیار

احقاب۔ حقب کی جمع ہے یعنی زمانہ

حمیم۔ کھولتا ہوا پانی۔

غساق۔ جلد سے بہتی ہوئی پیپ۔

اردو حاشیہ

(۱) روایات میں نبأ عظیم کے بارے میں بہت سی باتیں وارد ہوئی ہیں لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ کفار کیلئے پیغمبرؐ اسلام کی بیان کی ہوئی ہر بات ایک عظیم خبر کی حیثیت رکھتی تھی اور وہ آپس میں اس موضوع پر گفتگو کرتے تھے کہ یہ روزانہ جو خبریں دیا کرتے ہیں ان میں کہاں تک واقعیت اور صداقت پائی جاتی ہے کبھی خدا کے بارے میں، کبھی آخرت کے بارے میں، کبھی نبوت کے بارے میں اور کبھی دیگر خبریں قدرت نے یہ واضح کردیا کہ یہ عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا۔ اس کے بعد اپنی قدرت کے شواہد بیان کئے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ موضوع بھی زیر بحث تھا۔ پھر آخرت کا ذکر کیا جو علامت ہے کہ یہ بھی ایک موضوع تھا۔ پھر دیگر جزئیات جزا وسزا کا ذکر کیا گیا اور درمیان میں بعض دیگر اہم نکات کی طرف بھی اشارہ کردیا گیا مثلاً (كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا) جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کافروں نے خدائی آیات کا بھی انکار کیا تھا اور انہیں بھی جھٹلایا تھا جس سے اس بیان کی بھی تائید ہوتی ہے کہ نباء عظیم سے مراد ولایت حضرت علیؑ بن ابی طالب ہے جس کا اعتراف (بقولے) بدترین دشمن عمروعاص نے بھی کیا ہے کہ ہوالنباء العظیم وفلک نوح اور اس کا ایک اشارہ سورہ کے آخر میں بھی ہے کہ کافر کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش میں تراب ہوتا جس سے اس امر کا اشارہ ملتا ہے کہ وہ غیر مکلّف اور جماد بنا رہنا چاہتا تھا اور اس امر کا بھی اشارہ ملتا ہے کہ فیصلہ ابوتراب کی محبت پر ہونے والا ہے اور کافر اس سے بھی محروم رہ گیا ہے۔ اسی لئے آرزو کررہا ہے کہ کاش

مِيْقَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ﴿۱۸﴾

معین ہے (۱۷) جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم سب فوج در فوج آو گے (۱۸)

وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ﴿۱۹﴾ وَّ سُيِّرَتِ

اورآسمان کے راستے کھول دیئے جائیں گے اور دروازے بن جائیں گے (۱۹) اور پہاڑوں کو جگہ سے

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ؕ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۙ﴿۲۱﴾

حرکت دے دی جائے گی اوروہ ریت جیسے ہوجائیں گے (۲۰) بیشک جہنم ان کی گھات میں ہے (۲۱)

لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۙ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ

وہ سرکشوں کا آخری ٹھکانا ہے (۲۲) اس میں وہ مدتوں رہیں گے (۲۳) نہ ٹھنڈک کا مزہ

فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۙ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۙ﴿۲۵﴾ جَزَآءً

چکھ سکیں گے اور نہ کسی پینے کی چیز کا (۲۴) علاوہ کھولتے پانی اور پیپ کے (۲۵) یہ ان کے اعمال کا

وِّفَاقًا ؕ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا

مکمل بدلہ ہے (۲۶) یہ لوگ حساب و کتاب کی امید ہی نہیں رکھتے تھے (۲۷) اور انہوں نے

بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ﴿۲۹﴾

ہماری آیات کی باقاعدہ تکذیب کی ہے (۲۸) اور ہم نے ہر شے کو اپنی کتاب میں جمع کرلیا ہے (۲۹)

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ ع

اب تم اپنے اعمال کا مزہ چکھو اور ہم عذاب کے علاوہ کوئی اضافہ نہیں کرسکتے (۳۰) بیشک صاحبانِ تقویٰ کے لئے

مَفَازًا ۙ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ۙ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ﴿۳۳﴾

کامیابی کی منزل ہے (۳۱) باغات ہیں اور انگور (۳۲) نوخیز دوشیزائیں ہیں اورسب ہمسن (۳۳)

عربی حاشیہ

وفاقا۔ اعمال کے مطابق، مکمل۔
کذاب تفعیل کے معنی میں ہے یعنی واضح تکذیب۔
احصاء۔ حصی سے مشتق ہے کہ عرب میں گننے کا ذریعہ کنکر پتھر ہی تھے جس طرح کہ آج کل انگلیوں پر گنا جاتا ہے۔

ف: قرآنی نقطۂ نگاہ سے بیداری کی طرح نینداور دن کی طرح رات سب نعمات پروردگار ہیں۔ آفتاب گرم ترین ہونے کے باوجود عظیم ترین نعمت ہے کہ اس سے حاصل ہونے والی روشنی کی قیمت کا بجلی سے حساب لگایا جائے تو ایک گھنٹہ کی قیمت ایک ارب سات سوملین ڈالر بنتی ہے جب کہ اس کا درجہ حرارت ۲۰ ملین درجہ ہے اوراس کا فاصلہ ۱۵۰ ملین کلومیٹر ہے۔

ف: ذرا آخرت کا انجام دیکھئے کہاں مفاز اور کہاں مرصاد، کہاں حدائق واعناب اور کہاں احقاب کہاں کا سادھا قا اور کہاں حمیما وغساقا، کہاں کواعب اتراب اور کہاں جزاء وفاق۔

اردو حاشیہ

میں تراب ہوتا تو ابوتراب کے زیرحکومت ہوتا اوران کی محبت کو اپنے دل میں لے کر میدان حشر میں آتا۔

وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ؕ﴿۳۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ ۚ

اور چھلکتے ہوئے پیالے (۳۴) وہاں نہ کوئی لغو بات سنیں گے نہ گناہ (۳۵)

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ ۙ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

یہ تمہارے رب کی طرف سے حساب کی ہوئی عطا ہے اور تمہارے اعمال کی جزا (۳۶) وہ آسمان و زمین اور

الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِكُوْنَ مِنْهُ

ان کے مابین کا پروردگار رحمٰن ہے جس کے سامنے کسی کو بات کرنے کا

خِطَابًا ﴿۳۷﴾ ۚ یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ

یارا نہیں ہے (۳۷) جس دن روح القدس اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ

اور کوئی بات بھی نہ کرسکے گا علاوہ اس کے جسے رحمٰن اجازت دے دے اور ٹھیک ٹھیک بات کرے (۳۸) یہی

الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

برحق دن ہے تو جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف ٹھکانا بنالے (۳۹)

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۖۚ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ

ہم نے تم کو ایک قریبی عذاب سے ڈرایا ہے جس دن

مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ

انسان اپنے کئے دھرے کو دیکھے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں

تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

خاک ہوگیا ہوتا (۴۰)

ع ۲ ۱۰ ۲

عربی حاشیہ

مفاز۔ عذاب سے نجات یعنی محل فوزوکامیابی۔
کواعب۔ کاعب کی جمع ہے۔ وہ دوشیزہ جس کے پپتان ابھر آئیں اور مکعب شکل میں ہوں۔
اتراب۔ ہمسن، ہمجولی۔
حساب۔ کافی۔ مصدر بجائے صفت۔
مآب۔ مرجع۔
نازعات۔ روح کھینچنے والے فرشتے۔
غرقا۔ یعنی ڈوب کر سختی کے ساتھ
ناشطات۔ مومنین کی روح کو آہستگی سے نکالنے والے۔
سابحات۔ تیز رفتاری سے آسمان سے زمین کی طرف آنے والے۔
سابقات۔ یعنی ہر روح کو فوراً اسکی منزل تک پہنچا دینے والے۔
راجفہ۔ شدید اضطراب پیدا کرنے والی۔
رادفہ۔ صور کی دوسری آواز۔
واجفہ۔ لرز جانے والے۔
خاشعہ۔ ذلیل، جھکی ہوئی۔

اردو حاشیہ

(۲) روز قیامت سخت ترین وقت ہو گا جہاں ملائکہ مقربین اور جبریل امین میں بھی زبان کھولنے کا یارانہ ہوگا لیکن اس کے باوجود رحمان بعض بندوں کو اجازت دے سکتا ہے کہ وہ عرض مدعا کریں اور دیگر بندوں کے حق میں سفارش کریں۔ ان کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ یہ ہر بات درست اور صحیح صحیح کہتے ہیں اور اس قانون کے سب سے عظیم مصداق معصومینؑ ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بندہ خدا کو سفارش کی اجازت ہو یا نہ ہو معصوم کو بہرحال اجازت ہوگی کہ وہ مرضی معبود کے خلاف زبان نہیں کھولتا ہے اور جو کہتا ہے وہی کہتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔

اٰیاتها ۴۶ | ۷۹ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ۸۱ | رکوعاتها ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ ۞١ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ ۞٢ وَّالسّٰبِحٰتِ

قسم ہے ان کی جو ڈوب کر کھینچ لینے والے ہیں (۱) اور آسانی سے کھول دینے والے ہیں (۲) اور فضا میں

سَبْحًا ۙ ۞٣ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ ۞٤ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ ۞٥ (وقف لازم)

پیرنے والے ہیں (۳) پھر تیز رفتاری سے سبقت کرنے والے ہیں (۴) پھر امور کا انتظام کرنے والے ہیں (۵)

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ ۞٦ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ ۞٧ قُلُوْبٌ

جس دن زمین کو جھٹکا دیا جائے گا (۶) اور اس کے بعد دوسرا جھٹکا لگے گا (۷) اس دن

يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ ۞٨ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ ۞٩ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا (وقف لازم)

دل لرز جائیں گے (۸) آنکھیں خوف سے جھکی ہوں گی (۹) یہ کفّار کہتے ہیں کہ

لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ ۞١٠ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ ۞١١

کیا پلٹ کر پھر اس دنیا میں بھیجے جائیں گے (۱۰) کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہوجائیں گے تب (۱۱)

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ ۞١٢ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ (وقف لازم)

یہ تو بڑے گھاٹے والی واپسی ہوگی (۱۲) یہ قیامت تو بس ایک

وَّاحِدَةٌ ۙ ۞١٣ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ ۞١٤ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

چیخ ہوگی (۱۳) جس کے بعد سب میدانِ حشر میں نظر آئیں گے (۱۴) کیا تمہارے پاس موسیٰ کی

مُوْسٰى ۘ ۞١٥ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ ۞١٦ اِذْهَبْ (وقف لازم)

آئی ہے (۱۵) جب ان کے رب نے انہیں طویٰ کی مقدس وادی میں آواز دی (۱۶) فرعون کی طرف

عربی حاشیہ

حافرہ۔ جس راستہ سے آیا ہے۔

نخرہ۔ بوسیدہ۔

کرۃ خاسرہ۔ وہ واپسی جس میں کوئی فائدہ نہ ہو۔

زجرۃ واحدہ یعنی یہ واپسی ایک صیحہ سے حاصل ہوسکتی ہے۔

ساہرہ۔ وہ زمین ہے جس میں سراب ہو بعض لوگوں کے خیال میں ارض شام مراد ہے۔

ف: نزع، نشط، سبح الگ الگ اعمال ہیں لہٰذا ان کا ذکر واو کے ساتھ ہوا ہے اور سبقت وتدبر تیز رفتاری کے اثرات ہیں لہٰذا ان کا ذکر ف کے ساتھ ہوا ہے۔

ف: آیات کریمہ دلیل ہیں کہ غرض بعثت انبیاء قوم کی سرکشی ہے اور طریقہ ہدایت یہ ہے کہ پہلے نرمی سے پاکیزگی کی دعوت دی جائے۔ پھر ہدایت کی بات کی جائے، پھر ربوبیت کا حوالہ دیا جائے پھر خوف خدا پیدا کرایا جائے اور اگر یہ موعظہ حسنہ کارگر نہ ہو تب دلائل کا سلسلہ شروع کیا جائے تاکہ منکر کو یہ کہنے

اردو حاشیہ

(۱) مفسرین کے درمیان ان کلمات کے بارے میں مختلف اقوال پائے جاتے ہیں کہ کوئی ملائکہ کو مراد لیتا ہے اور کوئی ستاروں کو لیکن حقیقت امر یہ ہے کہ آیات میں کوئی صراحت نہیں ہے اور شاید مستقبل اسرار سے کچھ پردہ اٹھا سکے۔ ذکر قیامت سے یہ اشارہ ضرور ملتا ہے کہ ملائکہ مراد ہوں گے کہ وہی روح قبض کرنے والے ہیں اور انہیں کے حوالے بہت سے امور کی تدبیر کا کام کیا گیا ہے یہ کام ستاروں کے اختیار میں نہیں رکھا گیا ہے ویسے اللہ اپنے کلام کے مصادیق کو بہتر جانتا ہے۔ ہمارے لئے اہم موضوع قیامت کی تصویر کشی ہے جہاں ایک جھٹکے میں کائنات ایک چٹیل میدان میں آکر کھڑی ہو جائے گی اور ہر تکذیب کرنے والے کا وہی انجام ہوگا جو فرعون کا انجام ہوا ہے۔

(۲) کس قدر نرم اور لطیف گفتگو جناب موسیٰ علیہ السلام نے کی ہے۔ نہ اپنی شخصیت کا تذکرہ کیا، نہ اپنی عظمت کا اظہار کیا۔ صرف اتنی سی بات کہ بندۂ خدا کے دل میں خوف خدا پیدا ہونا چاہیے اور اس کے دل کو پاکیزہ ہونا چاہیے مگر فرعون نے ہنگامہ شروع کر دیا اور بے بسی کا یہ عالم تھا کہ رب اعلیٰ ہو کر بھی لوگوں کو مدد کیلئے طلب کر رہا تھا کہ جادوگر آکر خدا کی خدائی کو بچائیں یقیناً ایسا بے عقل اور بدماغ انسان اس بات کا حقدار ہے کہ اسے آخرت میں بدماغی کی سزا دی جائے اور دنیا میں بھی بے عقلی کی بنا پر رسوا کیا جائے۔ انسان کے پاس طاقت وصلاحیت نہ ہو تو بڑے عہدہ کا دعویٰ بھی نہ کرے اور اپنی اوقات کے اندر رہے۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۖ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ

جاو وہ سرکش ہوگیا ہے (۱۷) اس سے کہو کیا یہ ممکن ہے تو پاکیزہ کردار

تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ

ہوجائے (۱۸) اور میں تجھے تیرے رب کی طرف ہدایت کروں اور تیرے دل میں خوف پیدا ہوجائے (۱۹) پھر انہوں

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۖ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۖ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۖ﴿۲۲﴾

نے اسے عظیم نشانی دکھلائی (۲۰) تو اس نے انکار کردیا اور نافرمانی کی (۲۱) پھر منہ پھیر کر دوڑ دھوپ میں لگ گیا (۲۲)

فَحَشَرَ فَنَادٰى ۖ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۖ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ

پھر سب کو جمع کیا اور آواز دی (۲۳) اور کہا کہ میں تمہارا ربِ اعلیٰ ہوں (۲۴) تو خدا نے

اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ؕ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب کی گرفت میں لے لیا (۲۵) اس واقعہ میں خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے

لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾

عبرت کا سامان ہے (۲۶) کیا تمہاری خلقت آسمان بنانے سے زیادہ مشکل کام ہے کہ اس نے آسمان کو بنایا ہے (۲۷)

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۙ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ

اس کی چھت کو بلند کیا اور پھر برابر کردیا ہے (۲۸) اس کی رات کو تاریک بنایا ہے اور دن کی روشنی

ضُحٰىهَا ۠﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ؕ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا

نکال دی ہے (۲۹) اس کے بعد زمین کا فرش بچھایا ہے (۳۰) اس میں سے پانی اور

مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۠﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۙ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ

چارہ نکالا ہے (۳۱) اور پہاڑوں کو گاڑ دیا ہے (۳۲) یہ سب تمہارے اور جانوروں کے لئے

عربی حاشیہ

کا موقع نہ ملے کہ ہم دعوائے بلادلیل کو قبول نہیں کرتے ہیں!

طویٰ۔شام میں وادی مقدس کا نام ہے۔
آیت کبریٰ۔عصا کا سانپ بن جانا یا ید بیضا۔
حشر۔جمع کرنا۔
نکال۔وہ سزا جو دیکھنے والوں کو جرم سے روک سکے۔
سمک کسی شے کو فضا میں بلند کردینا۔
غطش۔تاریک ہونا۔
ضحیٰ۔شعاع آفتاب کا پھیل جانا۔
مرعیٰ۔انسان اور جانور کی غذا۔
طامۃ۔تمام مصائب سے بڑی مصیبت۔
طم۔کسی شے کو پاٹ دینے کو کہا جاتا ہے۔
ماویٰ مرجع ومقام۔
مقام رب۔جلال کبریائی یا اس کے سامنے حاضری۔
مرسیٰ۔کب اس کو برپا کیا جائے گا۔
منتہی۔منزل آخر۔
عشیۃ۔زوال سے غروب تک کا وقت۔

اردو حاشیہ

(۳) آخرت میں نجات کا واضح اور مستقیم راستہ صرف یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں خوفِ خدا رکھتا ہو اور عملی میدان میں نفس کو خواہشات سے روکتا ہو۔خواہشات ہی انسان کی تباہی کا سرچشمہ ہیں اور ان پر کنٹرول کرنا ہی انسان کی نجات کا بہترین وسیلہ ہے۔

انسان خواہشات پر قابو پالے تو نہ حقائق کا انکار کرے گا اور نہ غلط منصب کا دعویٰ کرے گا۔نہ غرور وغلط فہمی میں مبتلا ہوگا اور نہ حکم خدا کے مقابلہ میں اپنی رائے کو مقدم کرے گا۔نہ قانون شریعت کے سامنے خانہ وخاندان اور دوست واحباب کو اہمیت دے گا اور نہ مال دنیا کی طمع میں حکم خدا کو نظرانداز کرے گا۔نہ واجبات کو ترک کرے گا اور نہ محرمات کا ارتکاب کرے گا اور جو اپنے کو ایسا بنالے گا اس کی نجات میں یقیناً کوئی شبہ نہیں ہوسکتا ہے۔

وَّلِاَنۡعَامِكُمۡ ؕ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ۖ﴿۳۴﴾ يَوۡمَ
ایک سرمایہ ہے (۳۳) پھر جب بڑی مصیبت آجائے گی (۳۴) جس دن
يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ۙ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ
انسان یاد کرے گا کہ اس نے کیا کیا ہے (۳۵) اور جہنم کو دیکھنے والوں کے لئے نمایاں
يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ۙ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۙ﴿۳۸﴾
کردیا جائے گا(۳۶) پھر جس نے سرکشی کی ہے (۳۷) اور زندگانی دنیا کو اختیار کیا ہے (۳۸)
فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ؕ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ
جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا (۳۹) اور جس نے رب کی بارگاہ میں حاضری کا
رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى ۙ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الۡجَـنَّةَ هِىَ
خوف پیدا کیا ہے اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا ہے (۴۰) تو جنّت اس کا ٹھکانا
الۡمَاۡوٰى ؕ﴿۴۱﴾ يَسۡـئَلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا ؕ﴿۴۲﴾
اور مرکز ہے (۴۱) پیغمبر لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا ٹھکانا کب ہے (۴۲)
فِيۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰٮهَا ؕ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنۡتَهٰٮهَا ؕ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ
آپ اس کی یاد کے بارے میں کس منزل پر ہیں (۴۳) اس کے علم کی انتہاء آپ کے پروردگار کی طرف ہے (۴۴) آپ تو
اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ يَّخۡشٰٮهَا ؕ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ
صرف اس کا خوف رکھنے والوں کو اس سے ڈرانے والے ہیں (۴۵) جب وہ لوگ اسے دیکھیں گے
يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰٮهَا ﴿۴۶﴾ ع
تو ایسا معلوم ہوگا جیسے ایک شام یا ایک صبح دنیا میں ٹھہرے ہیں (۴۶)

ع ۲ ۲۰ ۴

عربی حاشیہ

ضُحٰی۔صبح سے زوال تک کا وقت۔

ف: امام صادقؑ کا ارشاد ہے کہ مقام رب سے ڈرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان یہ یاد رکھے کہ خدا اس کے ہر عمل کو دیکھ بھی رہا ہے اور سن بھی رہا ہے اور اسی کے مطابق جزا یا سزا بھی دے گا۔ یہ مقام نگرانی و مراقبت ہے۔

ف: انسان کی خلقت کے عجائبات میں یہ ہے کہ وہ ابتداء میں اس قدر مختصر جرثومہ ہوتا ہے کہ سارے انسانوں کا وہ ابتدائی وجود جمع کرلیا جائے تو ایک انگلی کے پور سے زیادہ نہ ہوگا۔ دوسرا عجوبہ یہ ہے کہ وہ وقت ولادت تک رحم میں سیدھا رہتا ہے اور ہنگام ولادت خودبخود منقلب ہوجاتا ہے اور عورت کی مشکل آسان ہوجاتی ہے۔

عبس۔دل کی تنگی سے پیشانی پر بل پڑجانا۔
تولّٰی۔اعراض کرنا۔
یزّکّٰی۔زکاہ سے مشتق ہے یعنی پاکیزگی۔
تصدّی۔مشغول ہوجانا۔
تلہّٰی۔اعراض کرنا اور کنارہ کش ہوجانا۔

اردو حاشیہ

(۱) یہ آیات کریمہ اس وقت نازل ہوئیں جب رسول اکرمؐ کے پاس صنادید قریش بیٹھے ہوئے تھے اور آپ انہیں دعوت اسلام دے رہے تھے کہ ابن ام مکتوم، جناب خدیجہ کے رشتہ کے بھائی اور نابینا، وارد ہوگئے اور رسول اکرمؐ سے اسلامی تعلیمات کے بارے میں سوال کرنے لگے اور آپ نے گفتگو کو جاری رکھا مگر بعض لوگوں کو ان کا آنا ہی ناگوار گزرا قدرت نے دونوں ہی کے بارے میں وضاحت کی ہے کہ اس شخص کو ناراض ہونے کا حق نہیں تھا اس لئے کہ آنے والا بھی ایک بندہ خدا تھا اور رسولؐ کو بھی کفار کے بارے میں اس قدر فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں تھی کہ انہیں اس قدر اہمیت دیدی جائے وہ ایمان لائیں یا جہنم میں جائیں۔ رسولؐ کا کام پیغام الٰہی کو پہنچا دینا ہے اور بس۔

مفسرین نے رسول اکرمؐ کے بیان کو جاری رکھنے کو بھی ایک غلطی شمار کیا ہے جب کہ یہ انتہائی عجیب وغریب بات ہے۔ دین اسلام کی تبلیغ میں ایک مورد کو دوسرے پر مقدم رکھنا اور اہم کو غیر اہم سے آگے بڑھا دینا کسی طرح کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ اب یہ کام خدا کا ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو معاف کردے کہ فلاں مقام پر زیادہ زحمت نہ کی جائے اور فلاں مقام پر محنت کی جائے۔ یہ بندہ کے اختیار کی بات نہیں ہے اسے تو اپنی تکلیف شرعی پر بہر حال عمل کرنا ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ تیوریاں چڑھا کر منہ پھیر لینے والا شخص رسول اکرمؐ کے علاوہ کوئی دوسرا ہے جیسا کہ بعض روایات میں عثمان کا نام لیا گیا ہے اور بعض میں بنی

آیاتها ۴۲ — ۸۰ سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۲۴ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ

اس نے منھ بسور لیا اور پیٹھ پھیر لی (۱) کہ ان کے پاس ایک نابینا آگیا (۲) اور تمھیں کیا معلوم شاید وہ

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ

نفس ہوجاتا (۳) یا نصیحت حاصل کرلیتا تو وہ نصیحت اس کے کام آجاتی (۴) لیکن جو مستغنی

اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا

بن بیٹھا ہے (۵) آپ اس کی فکر میں لگے ہوئے ہیں (۶) حالانکہ آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں

يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾

اگر وہ پاکیزہ نہ بھی بنے (۷) لیکن جو آپ کے پاس دوڑ کر آیا ہے (۸) اور وہ خوفِ خدا بھی رکھتا ہے (۹)

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ

آپ اس سے بے رخی کرتے ہیں (۱۰) دیکھئے یہ قرآن ایک نصیحت ہے (۱۱) جس کا جی چاہے

(وقف لازم) ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾

قبول کرلے (۱۲) یہ باعزّت صحیفوں میں ہے (۱۳) جو بلند و بالا اور پاکیزہ ہے (۱۴)

بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ

ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں (۱۵) جو محترم اور نیک کردار ہیں (۱۶) انسان اس بات سے مارا گیا کہ کس قدر

اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ

ناشکرا ہوگیا ہے (۱۷) آخر اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے (۱۸) اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر اس کا اندازہ

عربی حاشیہ

صحف۔ وہ اوراق جنھیں لوح محفوظ سے نقل کیا گیا ہے۔

سفرہ۔ سافر کی جمع ہے یعنی سفیر یا کاتب۔ سفر کتاب کو بھی کہا جاتا ہے اور اس کی جمع ہے اسفار۔

اقبرہ۔ قبرا لمیت دفن کردیا اور اقبر یعنی دفن کرنے کا حکم دیا۔

انشرہ۔ مرنے کے بعد زندہ کیا۔

صبا۔ پانی برسانا۔

قضبا۔ علف اور چارہ۔ یہ قضب سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں قطع کرنا۔ بعض حضرات کے نزدیک قضب وہ سبزی ہے جسے انسان کھاتا ہے۔

غُلب۔ گھنے گھنے باغات۔

ابّ۔ گھاس اور چارہ۔

صاخہ۔ بہرے کردینے والی مصیبت۔

مسفرہ۔ روشن، قترہ۔ ذلت۔

اردو حاشیہ

امیہ کا ایک آدمی کہا گیا ہے اس کا رسول اکرمؐ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور شاید بنی امیہ نے اپنے خاندان کی پردہ پوشی کیلئے آیت کا رخ رسول اکرمؐ کی طرف موڑ دیا ہے۔

فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

مقرر کیا ہے (۱۹) پھر اس کے لئے راستہ کو آسان کیا ہے (۲۰) پھر اسے موت دے کر دفنا دیا (۲۱)

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ

پھر جب چاہا دوبارہ زندہ کرکے اُٹھا لیا (۲۲) ہرگز نہیں اس نے حکمِ خدا کو بالکل پورا نہیں کیا ہے (۲۳) ذرا انسان

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾

اپنے کھانے کی طرف تو نگاہ کرے (۲۴) بے شک ہم نے پانی برسایا ہے (۲۵)

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾

پھر ہم نے زمین کو شگافتہ کیا ہے (۲۶) پھر ہم نے اس میں سے دانے پیدا کئے ہیں (۲۷)

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾

اور انگور اور ترکاریاں (۲۸) اور زیتون اور کھجور (۲۹) اور گھنے گھنے باغ (۳۰) اور میوے اور چارہ (۳۱)

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے سرمایہ حیات ہے (۳۲) پھر جب کان کے پردے پھاڑنے والی

الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَ

قیامت آجائے گی (۳۳) جس دن انسان اپنے بھائی سے فرار کرے گا (۳۴) اور ماں

اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

باپ سے بھی (۳۵) اور بیوی اور اولاد سے بھی (۳۶) اس دن ہر آدمی کی ایک خاص فکر ہوگی

يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

جو اس کے لئے کافی ہوگی (۳۷) اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے (۳۸)

عربی حاشیہ

ف: آیت نمبر ۲۴ میں نظر بھی عام ہے اور طعام بھی انسان کا فرض ہے کہ مادی غذا کے بارے میں بھی غور کرے اور روحانی غذا کے بارے میں بھی۔ یہ بھی دیکھے کہ یہ غذا کیا ہے اور یہ بھی دیکھے کہ اس کا مرکز کیا ہے جس طرح کہ روحانی کمالات اور علوم میں دیکھنا ہے کہ یہ علم کیسا ہے اور کہاں سے حاصل ہوا ہے تاکہ نعمت کا صحیح اندازہ کر سکے۔

ف: تزویج نفوس کے ایک معنیٰ یہ بھی ہیں کہ جملہ اقسام کو اپنے ہمرنگ کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا اور جو جہاں ہوگا اپنے ہم خیال و ہم رنگ سے ملا دیا جائے گا۔

تکویر۔ گولائی میں لپیٹ دینا۔ یعنی شعاعوں کا زائل ہوجانا۔

انکدار۔ ٹوٹ جانا اور بکھر جانا۔

عشار۔ عشراء کی جمع ہے جس اونٹنی کے حمل کو دس مہینے ہوگئے ہوں۔

عطلت۔ بلانگراں چھوڑ دیا جانا۔

اردو حاشیہ

(۱) سورہ مبارکہ کے دو حصہ ہیں۔ پہلے حصہ میں بارہ آیات کے بعد یہ اعلان کیا گیا ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کو معلوم ہوگا کہ اس نے کیا مہیا کیا ہے اور کیا لے کر آیا ہے اور موقع اتنا سخت ہوگا کہ کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔

۱۔ سورج کی چادر شعاع لپیٹ دی جائے گی۔
۲۔ ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔
۳۔ پہاڑ حرکت میں آجائیں گے۔
۴۔ اونٹنیاں عزیز ترین ہونے کے باوجود معطل ہوجائیں گی۔
۵۔ وحوش جمع کر دیئے جائیں گے۔
۶۔ دریاؤں میں بے پناہ جوش ہوگا۔
۷۔ جسم وروح کو جوڑ دیا جائے گا۔
۸۔ زندہ درگور لڑکیاں منزل محاسبہ میں آجائیں گی۔
۹۔ نامۂ اعمال منتشر ہوجائیں گے۔
۱۰۔ آسمان کا چھلکا اتر جائے گا۔
۱۱۔ جہنم بھڑکا دیا جائے گا۔
۱۲۔ جنت قریب تر کردی جائے گی۔

ایسے حالات میں اپنے اعمال کے بارے میں کوئی بھی شخص کیا کر سکے گا اسکا علم پروردگار کے علاوہ کسی کو نہیں ہے مقصد یہ ہے کہ جو کچھ کرنا ہے دنیا میں کر

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ ج وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ لا

مسکراتے ہوئے کھلے ہوئے (۳۹) اور کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے (۴۰)

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ ط أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾ ع

ان پر ذلّت چھائی ہوئی ہوگی (۴۱) یہی لوگ حقیقتاً کافر اور فاجر ہوں گے (۴۲)

ع ۱ ۴۲ ۵

اٰیاتھا ۲۹ | ۸۱ سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ ۷ | رکوعھا ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ لا وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ﴿٢﴾ لا وَإِذَا

جب چادر آفتاب کو لپیٹ دیا جائے گا (۱) جب تارے گر پڑیں گے (۲) جب پہاڑ حرکت میں آجائیں گے (۳) جب

الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ لا وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ لا وَإِذَا

عنقریب جننے والی اونٹنیاں معطل کردی جائیں گی (۴) جب جانوروں کو

الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ لا وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ لا وَإِذَا

اکٹھا کیا جائے گا (۵) جب دریا بھڑک اٹھیں گے (۶) جب روحوں کو

النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ لا وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾ لا بِأَيِّ ذَنْبٍ

جسموں سے جوڑ دیا جائے گا (۷) اور جب زندہ درگور لڑکیوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا (۸) کہ انہیں کس

قُتِلَتْ ﴿٩﴾ ج وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ لا وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ لا

گناہ میں مارا گیا ہے (۹) اور جب نامہ اعمال منتشر کردیئے جائیں گے (۱۰) اور جب آسمان کا چھلکا اُتار دیا جائے گا (۱۱)

وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ لا وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ لا

اور جب جہنم کی آگ بھڑکا دی جائے گی (۱۲) اور جب جنّت قریب تر کردی جائے گی (۱۳)

عربی حاشیہ

سجّرت۔ آگ سے گرم کیا جانا کہ پانی بھاپ بن جائے۔
موءدۃ۔ زندہ دفن ہونے والی۔
صحف۔ نامۂ اعمال۔
کشطت۔ یعنی زائل کردیا گیا جس طرح جانور کی کھال الگ کردی جاتی ہے۔
سعرت۔ بھڑکا دینا۔
خنس۔ خانس کی جمع ہے یعنی سکڑ جانے اور چھپ جانے والا۔
جوار۔ جاری کی جمع ہے۔ تیز رفتار۔
کنس۔ کانس کی جمع ہے۔ کناس میں چھپ جانے والا۔
کناس۔ وہ جگہ جسے ہرن اپنے لئے تیار کرتا ہے۔
عسعس۔ تاریکی کا چھا جانا یا ختم ہوجانا۔
تنفس۔ روشنی کا ظاہر ہونا۔
مکین۔ صاحب مکانت ومنزلت۔
ضنین۔ ضن سے مشتق ہے یعنی بخیل۔

اردو حاشیہ

کے آؤ ورنہ جو کیا ہے وہ تو بہرحال سامنے آنے والا ہے۔

(۲) دوسرے حصہ میں ان آیات کریمہ میں تین قسم کی قسمیں ہیں ستارے، رات، دن اور اس کے بعد یہ بیان دیا گیا ہے کہ قرآن کو جبریل امین نے نازل کیا ہے اور وہ بہت محترم فرشتہ ہے اور میرا پیغمبرؐ بھی کوئی دیوانہ نہیں ہے۔ اب اس قسم کا اس موضوع سے کیا رابطہ ہے یہ ایک قابل غور وفکر مسئلہ ہے اور غالباً یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح رات دن اور ستاروں کا نظام مستقیم اور دقیق ہے اسی طرح جبریل کی تنزیل اور پیغمبرؐ کا ذہن دونوں اپنے مقام پر بالکل صحیح کام کر رہے ہیں اور ان کے بارے میں کسی طرح کے شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے اور اسی طرح قرآن بھی بالکل صحیح اور یقینی ہے اور اس کی شان لاریب فیہ کی ہے۔

عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ﴿۱۴﴾ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ﴿۱۵﴾

تب ہر نفس کو معلوم ہوگا کہ اس نے کیا حاضر کیا ہے (۱۴) تو میں ان ستاروں کی قسم کھاتا ہوں جو پلٹ جانے والے ہیں (۱۵)

الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا عَسۡعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبۡحِ اِذَا

چلنے والے اور چھپ جانے والے ہیں (۱۶) اور رات کی قسم جب ختم ہونے کو آئے (۱۷) اور صبح کی قسم جب

تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۹﴾ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ

سانس لینے لگے (۱۸) بے شک یہ ایک معزز فرشتے کا بیان ہے (۱۹) وہ صاحبِ قوت ہے

ذِى الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا

اور صاحبِ عرش کی بارگاہ کا مکین ہے (۲۰) وہ وہاں قابل اطاعت اور پھر امانت دار ہے (۲۱) اور تمہارا

صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِيۡنِ ﴿۲۳﴾

ساتھی پیغمبر دیوانہ نہیں ہے (۲۲) اور اس نے فرشتہ کو بلند افق پر دیکھا ہے (۲۳)

وَمَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ

اور وہ غیب کے بارے میں بخیل نہیں ہے (۲۴) اور یہ قرآن کسی

شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ

شیطان رجیم کا قول نہیں ہے (۲۵) تو تم کدھر چلے جارہے ہو (۲۶) یہ صرف عالمین کے لئے ایک

لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا

نصیحت کا سامان ہے (۲۷) جو تم میں سے سیدھا ہونا چاہے (۲۸) اور تم لوگ

تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۹﴾

کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ عالمین کا پروردگار خدا چاہے (۲۹)

عربی حاشیہ

ف: جبریل امین کے پانچ اوصاف کا اعلان درحقیقت ہر نمائندہ کے شرائط کا اعلان ہے کہ ان اوصاف خمسہ کے بغیر کوئی پیغامبری کا اہل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ تبلیغ برأت میں رسول اکرمؐ نے نمائندہ تبدیل کرکے حضرت علیؑ کا انتخاب کیا تھا اور خود رسولؐ ان تمام کمالات کے بدرجہ اکمل مالک تھے۔

ف: آیت نمبر ۵ دلیل ہے کہ انسان کے اعمال کے اثرات باقی رہتے ہیں اور وہ سامنے آنے والے ہیں لہٰذا ہر شخص کا فرض ہے کہ نیک نمونے چھوڑ کر جائے اور برے نمونے چھوڑ کر نہ جائے کہ اس کا وبال برداشت کرنا پڑے۔

انفطار۔ فطر سے مشتق ہے یعنی شگافتہ ہونا۔

انتشار۔ بکھر جانا۔

فجرت۔ موانع کا برطرف ہوجانا اور سب کا ایک ہوجانا۔

بعثرت۔ اشیاء کا بکھیر دینا۔

غرور۔ دھوکہ دینا۔

دین۔ مذہب یا جزا۔

اردو حاشیہ

(۱) بعض مفسرین نے یہ غلط فہمی پیدا کرنا چاہی ہے کہ قیامت کے دن وہ لوگ خسارہ میں رہیں گے جنہوں نے خدا کے کرم پر اعتماد نہیں کیا اور اعمال صالحہ انجام دیتے رہے۔ خدا انہیں سے سوال کرے گا کہ تمہیں رب کریم کے کرم کے بارے میں کس نے دھوکہ میں رکھا تھا اور تم کیوں نیک اعمال کرتے رہے تھے لیکن ظاہر ہے کہ یہ اندازِ تفسیر مزاج قرآن، مزاج مذہب اور مزاج عقل کے سراسر خلاف ہے اور اس طرح سارے قرآن کا نزول مہمل قرار پا جائے گا اور سارے احکام وفرائض کا تذکرہ ایک بے معنی سی بات ہو کر رہ جائے گا جو کسی قیمت پر ممکن نہیں ہے۔ کاش اس مفسر نے یوں کہا ہوتا کہ تجھے رب کریم کے کرم کے بارے میں کس نے دھوکہ میں رکھا کہ تو نے اس کے کرم کی قدر نہیں کی کہ اس نے تجھے سور، کتے اور گدھے کے بجائے انسانی صورت عطا کر دی اور تو نے کردار جانوروں جیسا پیش کیا اور انسانیت کی آبرو کا تحفظ نہیں کیا یہ اس کے کرم کی کھلی ہوئی توہین ہے جس کا تذکرہ خود اس سورہ میں آخر تک کیا گیا ہے اور روز جزا سے ڈرایا گیا ہے اور انسان کی بے بسی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

رکوعھا ۱ — ۸۲ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَکِّیَّۃٌ ۸۲ — ایاتھا ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝۱ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝۲ وَ

جب آسمان شگافتہ ہوجائے گا (۱) اور جب ستارے بکھر جائیں گے (۲) اور

اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝۳ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ

جب دریا بہہ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے (۳) اور جب قبروں کو اُبھار دیا جائے گا (۴) تب ہر نفس کو

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

معلوم ہوگا کہ کیا مقدم کیا ہے اور کیا موخر کیا ہے (۵) اے انسان تجھے رب کریم کے بارے میں

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

کس شے نے دھوکہ میں رکھا ہے (۶) اس نے تجھے پیدا کیا ہے اور پھر برابر کرکے

فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلْ

متوازن بنایا ہے (۷) اس نے جس صورت میں چاہا ہے تیرے اجزاء کی ترکیب کی ہے (۸) مگر تم لوگ

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰ كِرَامًا

جزا کا انکار کرتے ہو (۹) اور یقیناً تمہارے سروں پر نگہبان مقرر ہیں (۱۰) جو باعزت

كَاتِبِيْنَ ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ

لکھنے والے ہیں (۱۱) وہ تمہارے اعمال کو خوب جانتے ہیں (۱۲) بے شک نیک لوگ نعمتوں میں

نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا

ہوں گے (۱۳) اور بدکار افراد جہنم میں ہوں گے (۱۴) وہ روزِ جزا

عربی حاشیہ

کاتبین۔ اعمال انسانی کے لکھنے والے فرشتے۔

ابرار۔ بَر کی جمع ہے یعنی نیک۔ فجار۔ فاجر کی جمع ہے یعنی بدکردار جس نے دیانت کا پردہ چاک کردیا ہو۔

یصلون۔ داخل ہوں گے۔

مطففین۔ جو لوگ ناپنے اور تولنے میں لوگوں کے حقوق میں کمی کردیتے ہیں۔ یہ طفیف سے نکلا ہے یعنی معمولی اور حقیر۔

علی الناس۔ لوگوں پر غالب آکر اپنا حق پورا پورا لے لیتے ہیں۔

کالوہم۔ یعنی کالوالہم جب ان کے واسطے ناپتے یا تولتے ہیں:

یوم عظیم۔ قیامت کا دن۔

مبعوث۔ قبر سے نکالے جانے والے۔

ف: مالک کائنات کے علم وسیع کے باوجود فرشتوں کی کتاب انسان کی مزید تنبیہ کا ذریعہ ہے کہ اسے فرشتوں کے علم کا احساس برائی سے روک دے۔ نیز امام موسیٰ کاظمؑ کے مطابق فرشتے انسان کی سانس کی خوشبو اور بدبو سے

اردو حاشیہ

(۱) ناپ تول میں بے ایمانی کرنے والوں کو آخرت کا خیال رکھنا چاہیے اولاً تو اس لئے کہ آخرت میں ہر برائی کی سزا ملنے والی ہے اور یہ بہرحال ایک برائی اور خیانت ہے اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ وہاں بھی اعمال ناپے تولے جائیں گے تو اگر خدا نے بھی یہی طریقہ اختیار کرلیا اور جیسے کو تیسے کا قانون نافذ کردیا تو انسان کا انجام کیا ہوگا۔ اس تصور سے ہر صاحب عقل کو عبرت حاصل کرنی چاہیے اور بندوں کے ساتھ ویسا برتاؤ کرنا چاہئے جیسے برتاؤ کی رب العالمین سے خود توقع رکھتا ہے جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں بار بار دہرایا گیا ہے کہ (اِرحَم، ترحم) تم دنیا میں رحم کروتا کہ تم پر روزِ قیامت رحم کیا جائے اور تم بندوں پر رحم کروتا کہ خدا تم پر رحم کرے۔

يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَآ
اسی میں جھونک دیئے جائیں گے(۱۵) اور وہ اس سے بچ کر نہ جاسکیں گے (۱۶) اور تم

اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ
کیا جانو کہ جزا کا دن کیا شے ہے (۱۷) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن

الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا
کیسا ہوتا ہے(۱۸) اس دن کوئی کسی کے بارے میں کوئی اختیار نہ رکھتا ہوگا

وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ ع
اور سارا اختیار اللہ کے ہاتھوں میں ہوگا (۱۹)

اٰیاتها ۳۶ | ۸۳ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ ۸۶ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ
ویل ہے ان کے لئے جو ناپ تول میں کمی کرنے والے ہیں (۱) یہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾
مال لے لیتے ہیں (۲) اور جب ان کے لئے ناپتے یا تولتے ہیں تو کم کردیتے ہیں (۳)

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾
کیا انہیں یہ خیال نہیں ہے کہ یہ ایک روز دوبارہ اٹھائے جانے والے ہیں (۴) بڑے سخت دن میں (۵)

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ
جس دن سب رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے (۶) یاد رکھو کہ بدکاروں کا

عربی حاشیہ

اس کی نیت کا بھی اندازہ کرلیتے ہیں اگرچہ کرم خدا کا حکم ہے کہ نیت شر کو درج نہ کریں اور عمل خیر کو دس گنا بنا کر درج کریں!

ف: واضح رہے کہ کتاب فجار نامہ اعمال ہے توسجین وہ مکمل رجسٹر ہے جس میں سب کے اعمال تفصیل وار لکھے ہوئے ہیں اور کتاب فجار سرنوشت ہے توسجین جہنم کا پست ترین طبقہ ہے جہاں فجار کو رکھا جائے گا اور جس کا نتیجہ ویل کے سوا کچھ نہیں ہے۔

سجین۔ دیوان شر۔ یہ سجن سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں حبس اور قید۔

مرقوم۔ واضح کتابت جس میں تمام ارقام نمایاں ہوں۔

ران۔ غالب آگیا اور چھا گیا۔

ارائک۔ کمروں میں رکھے ہوئے تخت۔

رحیق۔ پاکیزہ، صاف شفاف شراب۔

مختوم۔ جس پر مہر لگادی جائے۔

تنافس۔ کسی نفیس شے کے بارے میں مقابلہ کرکے آگے بڑھ جانے کا جذبہ۔

اردو حاشیہ

(۲) آیات کریمہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ قدرت کے نظام میں دو طرح کے دفتر ہیں۔ ایک میں تمام بدکار وبدعقیدہ اور بیدین افراد کے نام درج ہیں اور ایک میں مقربین، ابرار، نیک کردار اور صالحین کے نام محفوظ کئے گئے ہیں۔ پہلی قسم کیلئے جہنم اور عذاب الیم ہے اور دوسری قسم کیلئے جنت اور شراب خالص ہے اور انسان کو دنیا میں مقابلہ کرنا ہے تو اس جنت اور نعمت جنت کی تحصیل کیلئے مقابلہ اور دوڑ دھوپ کرنی چاہیے۔ مال دنیا کیلئے جان دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہے جو جان دینے کے بعد بالکل بے کار اور بے فائدہ ہوجاتا ہے۔

(۳) تفسیر رازی میں یہ واقعہ درج کیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ کا منافقین کی ایک جماعت کے قریب سے گزر ہوا تو ان لوگوں نے استہزاء کیا۔ اس کے بعد جب پلٹ کر اپنے اصحاب کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ابھی ابھی ہمارے پاس سے ایک ایسے شخص کا گزر ہوا جس کے سر پر بال نہیں ہیں۔ قدرت نے حضرت علیؑ کے پیغمبرؐ کے پاس پہنچنے سے پہلے ان آیات کو نازل کر دیا کہ ان منافقین کو یہ ہوش بھی نہیں ہے کہ ابھی آخرت باقی ہے۔ وہاں ان کے یہ حربے کام آنے والے نہیں ہیں اور اس دن صاحبانِ ایمان کو یہ موقع دیا جائے گا کہ وہ ان منافقین کے حال پر ہنسیں اور انہیں متوجہ کریں کہ دنیا کے حرکات واعمالِ زشت کا انجام کیا ہوتا ہے۔

الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿۷﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿۸﴾

نامہ اعمال سجین میں ہوگا (۷) اور تم کیا جو کہ سجین کیا ہے (۸)

كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ

ایک لکھا ہوا دفتر ہے (۹) آج کے دن ان جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہے (۱۰) جو لوگ

يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ

روزِ جزا کا انکار کرتے ہیں (۱۱) اور اس کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو حد سے گزر

مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿۱۲﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ

جانے والے گنہگار ہیں (۱۲) جب ان کے سامنے آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ

الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ سکتة رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا

یہ تو پرانے افسانے ہیں (۱۳) نہیں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا

يَكْسِبُونَ ﴿۱۴﴾ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ﴿۱۵﴾

زنگ لگ گیا ہے (۱۴) یاد رکھو انہیں روزِ قیامت پروردگار کی رحمت سے محجوب کردیا جائے گا(۱۵)

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ

پھر اس کے بعد یہ جہنم میں جھونکے جانے والے ہیں (۱۶) پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی وہ ہے

بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿۱۷﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿۱۸﴾

جس کا تم انکار کر رہے تھے (۱۷) یاد رکھو کہ نیک کردار افراد کا نامہ اعمال علیین میں ہوگا (۱۸)

وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿۱۹﴾ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿۲۰﴾ يَشْهَدُهُ

اور تم کیا جانو کہ علیین کیا ہے (۱۹) ایک لکھا ہوا دفتر ہے (۲۰) جس کے

عربی حاشیہ

تسنیم۔ بلندی سے گرنے والا چشمہ۔ یہ سنام سے مشتق ہے۔

یتغامزون۔ استہزاء کے طور پر آنکھوں سے اشارہ کرنا۔

فکہین۔ مسخرہ بازی سے خوش ہونے والے۔

حافظین۔ ذمہ دار اور نگراں۔

یضحکون۔ جس طرح کفار مومنین کو دیکھ کر مذاق اڑایا کرتے تھے آج مومنین کفار کو دیکھ کر مسکرائیں گے کہ اب اپنے انجام پر نگاہ کرو۔

ف: ابرار اگرچہ نیک کردار افراد کا نام ہے لیکن امام حسنؑ نے ان کی فردِ اعلیٰ کی وضاحت مولائے کائناتؑ صدیقہ طاہرہؑ، امام حسینؑ اور اپنے نام سے کی ہے جو یقیناً وہ ابرار ہیں جن کا قصیدہ سورۂ دہر میں پڑھا گیا ہے۔

رحیق مختوم کے بارے میں روایات میں وارد ہوا ہے کہ یہ تین طرح کے افراد کا حصہ ہے: ۱۔کسی بھی وجہ سے شراب چھوڑ دینے والے۔ ۲۔ پیاسے مومن کو سیراب کرنے والا۔ ۳۔گرم دنوں میں روزہ رکھنے والے!

اردو حاشیہ

(۴) عقیدہ آخرت انسان کو اس نکتہ کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ انسان دنیا میں جس کو چاہے ہدف اور مقصد بنا لے اور جس طرف چاہے سر اٹھا کر روانہ ہو جائے لیکن دراصل وہ خدا ہی کی طرف جا رہا ہے اور اسی کا سامنا کرنے کی منزل سے قریب تر ہو رہا ہے۔ زندگی کا آخری انجام موت ہے اور موت لقائے الٰہی کا پیش خیمہ ہے اور جب انسان کو یہ معلوم ہے کہ اسے بالآخر پروردگار سے ملاقات کرنا ہے تو ایسے اعمال کیوں نہیں انجام دیتا ہے جو اس ملاقات کیلئے مناسب اور سازگار ہوں اور جن سے سرخ روئی حاصل ہوسکتی ہو۔

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَی
گواہ ملائکہ مقربین ہیں (۲۱) بے شک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے (۲۲) تختوں پر بیٹھے ہوئے

الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ
نظارے کررہے ہوں گے(۲۳) تم ان کے چہروں پر نعمت کی شادابی کا

النَّعِیْمِ ﴿٢٤﴾ یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ
مشاہدہ کروگے (۲۴) انہیں سربمہر خالص شراب سے سیراب کیا جائے گا (۲۵) جس کی مہر

مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَ
مشک کی ہوگی اور ایسی چیزوں میں شوق کرنے والوں کو آپس میں سبقت اور رغبت کرنی چاہیئے (۲۶) اس

مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿٢٧﴾ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾
شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی (۲۷) یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب بارگاہ بندے پانی پیتے ہیں (۲۸)

اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بے شک یہ مجرمین صاحبانِ ایمان کا مذاق اُڑایا

یَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ
کرتے تھے (۲۹) اور جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تھے تو اشارے کنائے کرتے تھے(۳۰) اور

اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤی اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿٣١﴾ وَ اِذَا
جب اپنے اہل کی طرف پلٹ کر آتے تھے تو خوش و خرم ہوتے تھے (۳۱) اور جب

رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا
مومنین کو دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ سب اصلی گمراہ ہیں (۳۲) حالانکہ انہیں ان کا

عربی حاشیہ

ف: انشقاق کے بارے میں امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ستاروں کا کہکشاؤں سے الگ ہوجاتا ہے۔ (روح المعانی) اور یہ ایک علمی معجزہ ہے کہ اس دور میں کہکشاؤں اور اس سے ستاروں کے ارتباط کا کوئی تصور نہیں تھا۔!

کدح۔ مشقت آمیز کوشش ہے کہ زندگانی دنیا بہرحال مشقت سے خالی نہیں ہے چاہے برائے دنیا ہو یا برائے آخرت۔

تثویب۔ مجازات، بدلہ دینا۔

انشقاق۔ شگافتہ ہوجانا اور نظام کا درہم برہم ہوجانا۔

اذنت۔ اپنے رب کے حکم کو سن لیا اور اس کی اطاعت کی۔

مدّت۔ زمین پھیلادی گئی اور اس کے تمام پہاڑ اور ٹیلے برابر کردیئے گئے۔

تخلت۔ بالکل خالی ہوگئی۔ تفعل مبالغہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

اردو حاشیہ

(۱) شفق اس سرشام کی طرف اشارہ ہے جب انسان تکلیف سے آرام کی طرف منتقل ہوتا ہے اور رات اس مرحلہ زندگی کا نام ہے جب بکھرے ہوئے اجزاء حیات مجتمع ہوجاتے ہیں، ہاتھ سمٹ جاتے ہیں بچے ماں کے پہلو میں آ جاتے ہیں، جانور اپنے مرکز پر واپس آ جاتے ہیں اور یہ سب اشارے ہیں کہ ایک دن انسان کو اپنی آخری منزل کی طرف جانا ہے اور وہاں سب کو جمع ہوجانا ہے تو پھر انسان ایمان کیوں نہیں لاتا ہے۔

عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝۳۳ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ

نگراں بنا کر نہیں بھیجا گیا تھا (۳۳) تو آج ایمان لانے والے بھی کفار کا

يَضْحَكُوْنَ ۝۳۴ عَلَى الْاَرَآئِكِ ۙ يَنْظُرُوْنَ ۝۳۵ هَلْ ثُوِّبَ

مضحکہ اڑائیں گے(۳۴) تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے (۳۵) اب تو

ع ۳۶ ۸ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶

کفار کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ مل رہا ہے (۳۶)

اٰیاتها ۲۵ | ۸۴ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۸۳ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝۱ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۲

جب آسمان پھٹ جائے گا (۱) اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائے گا اور یہ ضروری بھی ہے (۲)

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝۳ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝۴

اور جب زمین برابر کرکے پھیلا دی جائے گی (۳) اور وہ اپنے ذخیرے پھینک کر خالی ہوجائے گی (۴)

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ

اور اپنے پروردگار کا حکم بجا لائے گی اور یہ ضروری بھی ہے(۵) اے انسان تو اپنے پروردگار کی طرف

كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

جانے کی کوشش کررہا ہے تو ایک دن اس کا سامنا کرے گا (۶) پھر جس کو نامہ اعمال

كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸

داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا (۷) اس کا حساب آسان ہوگا (۸)

عربی حاشیہ

کادح۔ محنت کرنے والا۔
ثبور۔ ہلاکت، موت۔
یحور۔ واپس آنا۔
شفق۔ وہ سرخی جو مغرب کے وقت افق پر ظاہر ہوتی ہے۔
وسق۔ جمع کرلینا۔ دن بھر کی بکھری ہوئی مخلوقات کو اکٹھا کرلینا
اتسق۔ وسق جمع کرنا یعنی ساری روشنی کو اکٹھا کرلیا۔
طبق۔ طبقہ کی جمع ہے۔ مرتبہ۔
رکوب۔ سامنا کرنا۔
عن۔ بعد کے معنی میں ہے۔
یوعون۔ دعا سے مشتق ہے یعنی ظرف۔
ممنون۔ من سے نکلا ہے یعنی قطع کردینا۔

ف: آیات ۱۶۔۱۷۔۱۸ میں حالات کی ترتیب کا ذکر ہے کہ پہلے سرشام شفق ہے پھر رات کا اندھیرا اور تمام مخلوقات کا اپنے مرکز کی طرف اجتماع ہے اور پھر ایک دن بدر کامل ہے اور پھر اسی ترتیب کو آیت نمبر ۱۹ کی دلیل بنایا گیا ہے کہ عالم

اردو حاشیہ

(۲) بشارت کا لفظ عذاب کے ساتھ ایک عجیب روحانی تکلیف کی طرف اشارہ ہے جس میں کفار کو مبتلا ہونا ہے اور جس کی طرف سابقہ آیات میں اشارہ کیا گیا ہے کہ کافر دنیا میں مسرور تھا اور اب ہلاکت کی دعا مانگ رہا ہے اور مومن دنیا میں زحمتیں برداشت کررہا تھا اور اب اپنے اہل وعیال کی طرف خوش وخرم واپس جارہا ہے۔

عائلی زندگی کا سب سے حسین موقع وہ ہوتا ہے جب انسان اپنے اہل وعیال کی طرف خوش وخرم واپس آتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں نہ کسی دولت کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ساز وسامان کی یہ دولت نصیب نہ ہو تو ہر سامان مارو عقرب بن جاتا ہے اور ہر سرمایہ باعث شماتت ہمسایہ ہو جاتا ہے۔

وَّ يَنۡقَلِبُ اِلٰۤى اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ

اور وہ اپنے اہل کی طرف خوشی خوشی واپس آئے گا (۹) اور جس کو نامہ اعمال پشت کی

وَرَآءَ ظَهۡرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ يَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ يَصۡلٰى

طرف سے دیا جائے گا (۱۰) وہ عنقریب موت کی دعا کرے گا (۱۱) اور جہنم کی

سَعِيۡرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ

آگ میں داخل ہوگا (۱۲) یہ پہلے اپنے اہل و عیال میں بہت خوش تھا (۱۳) اور اس کا خیال تھا کہ

اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۛۚ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۛۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ؕ﴿۱۵﴾

پلٹ کر خدا کی طرف نہیں جائے گا (۱۴) ہاں اس کا پروردگار خوب دیکھنے والا ہے (۱۵)

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالۡقَمَرِ

میں شفق کی قسم کھا کر کہتا ہوں (۱۶) اور رات اور جن چیزوں کو وہ ڈھانک لیتی ہے ان کی قسم (۱۷) اور چاند کی قسم

اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾ لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمۡ لَا

جب وہ پورا ہوجائے (۱۸) کہ تم ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں مبتلا ہوگے (۱۹) پھر انہیں کیا ہوگیا ہے کہ

السجدة

يُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ؕ﴿۲۱﴾

ایمان نہیں لے آتے ہیں (۲۰) اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ہیں (۲۱)

بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ۖ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ۖ﴿۲۳﴾

بلکہ کفار تو تکذیب بھی کرتے ہیں (۲۲) اور اللہ خوب جانتا ہے جو یہ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں (۲۳)

فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۙ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

اب آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں (۲۴) علاوہ صاحبانِ ایمان و عمل صالح کے کہ

عربی حاشیہ

انسانیت کو ایسے ہی مختلف حالات سے گزرتے ہوئے مالک کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

ف: اصحاب الاخدود جیسے افراد ہر دور میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور اولیاء خدا نے ہمیشہ ان کے مقابلہ میں استقامت کا ثبوت دیا ہے۔ جناب آسیہ سے لے کر جناب عمار کے گھرانے تک اور پھر عصر عاشور کربلا میں ہر جگہ ایسے مناظر دیکھنے میں آئے ہیں جہاں اہل ایمان کو ستانے کا منظر دیکھ کر جشن منایا گیا ہے اور انھوں نے ہنسی خوشی مصائب برداشت کئے ہیں۔

بروج۔ سیر نجوم کی منزلیں۔

یوم موعود۔ قیامت کا دن۔

اخدود۔ خد سے نکلا ہے یعنی لمبی چوڑی شگاف جسے خندق کہا جاتا ہے۔

اصحاب اخدود۔ وہ لوگ تھے جنھوں نے خندق میں آگ بھڑکا کر صاحبان ایمان کو اس میں جھونک دیا تھا۔

قعود۔ خندق کے گرد بیٹھے تماشا اور نظارہ کر رہے تھے۔

اردو حاشیہ

(۱) کہا جاتا ہے کہ اس سے منازل شمس و قمر مراد ہیں یعنی حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو اور حوت۔

(۲) شاہد ومشہود کے بارے میں مفسرین کے درمیان بیحد اختلافات ہیں اور بروایتے اس کے ۴۸ معنی بیان کئے گئے ہیں لیکن بظاہر محسوس اور غیر محسوس کے علاوہ کوئی بات ظاہر نہیں ہوتی ہے چاہے اس سے مراد کچھ بھی ہو جیسا کہ بعض روایات میں شاہد رسولؐ خدا ہیں اور مشہود حضرت علیؑ اور بعض میں شاہد رسول خدا ہیں اور مشہود قیامت وغیرہ۔

(۳) اصحاب اخدود یمن کے ایک بادشاہ ذونواس کی قوم کو کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے ایک خندق بنائی تھی اور اس میں آگ بھڑکا کر اللہ والوں کا امتحان لیا کرتے تھے۔ اگر وہ دین سے منحرف ہوگئے تو خیر ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جاتا تھا اور لوگ خندق کے قریب بیٹھ کر اس منظر کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے خدا نے ان کے واسطے آخرت میں ایسا ہی عذاب فراہم کر دیا ہے کہ انہیں آگ میں جلایا جائے اور صاحبانِ ایمان دور سے اس منظر کا تماشا کریں تا کہ انہیں اندازہ ہو کہ دار دنیا میں وہ اللہ والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا کرتے تھے۔

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع

ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر وثواب ہے (۲۵)

اٰیاتھا ۲۲ | ۸۵ سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ۲۷ | رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ

برجوں والے آسمان کی قسم (۱) اور اس دن کی قسم جس کا وعدہ دیا گیا ہے (۲) اور گواہ

وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ

اور جس کی گواہی دی جائے گی اس کی قسم (۳) اصحاب اخدود ہلاک کردیئے گئے (۴) آگ سے بھری ہوئی

الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ

خندقوں والے (۵) جن میں آگ بھرے بیٹھے ہوئے تھے (۶) اور وہ مومنین کے ساتھ جو

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

سلوک کررہے تھے خود ہی اس کے گواہ بھی ہیں (۷) اور انہوں نے ان سے صرف اس بات کا بدلہ لیا ہے کہ

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

وہ خدائے عزیز و حمید پر ایمان لائے تھے (۸) وہ خدا جس کے اختیار میں آسمان

وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

و زمین کا سارا ملک ہے اور وہ ہر شے کا گواہ اور نگراں بھی ہے (۹) بے شک جن لوگوں نے

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ

ایماندار مردوں اور عورتوں کو ستایا اور پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا

عربی حاشیہ

فتنوا۔ مصیبت اور زحمت میں مبتلا کردیا۔

بطش۔ سختی کے ساتھ گرفت کرنا۔

یبدی ویعید۔ ایک تصور یہ ہے کہ دنیا میں عذاب شروع کرتا ہے اور آخرت میں دوبارہ اسے مکمل کرتا ہے کہ اس کی گرفت بہت سخت ہے۔

حدیث الجنود۔ ان لوگوں کا قصہ جنھوں نے انبیاء کے خلاف لشکرکشی کی تھی۔

لوح محفوظ۔ جس میں کسی طرح کا تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا ہے۔

ف: لوح محفوظ کے بارے میں ابن عباس سے منقول ہے کہ اس کا طول زمین سے آسمان تک ہے اور عرض مشرق سے مغرب جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ علم الٰہی ہے جس میں تمام حقائق محفوظ ہیں اور قرآن مجید کے سمانے کے لئے اسی قدر طویل وعریض ظرف کی ضرورت ہے کہ اس میں خود ہی تمام کائنات کے حقائق جمع ہوگئے ہیں۔

اردو حاشیہ

(۴) واضح رہے کہ خدا اپنے اختیار میں مکمل صاحب اختیار ہے لیکن اس کے یہ معنی ہر گز نہیں ہیں کہ میزان عدل کے خلاف بھی کام کرسکتا ہے۔ اس کا ہر فعل ارادہ کا تابع ہے اور ارادہ غلط چیز سے متعلق ہو ہی نہیں سکتا ہے کہ اس کا ظہور منظر عام پر آئے یا واضح لفظوں میں یوں کہا جائے کہ یہ بات مسلم ہے کہ وہ جو چاہے وہ کرسکتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ برائی اور ظلم کو چاہ بھی سکتا ہے یا نہیں۔ اہل عقل وعدل کا عقیدہ یہی ہے کہ اس کی مشیت غلط کام سے متعلق نہیں ہوسکتی لہٰذا صاحب اختیار ہے لیکن غلط کام نہیں کرسکتا ہے۔

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝١٠ اِنَّ الَّذِيْنَ
عذاب ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب بھی ہے (۱۰) بے شک جو لوگ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے وہ جنتیں ہیں
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١ اِنَّ بَطْشَ
جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے(۱۱) بے شک آپ کے
رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝١٢ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝١٣
پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے (۱۲) وہی پیدا کرنے والا اور دوبارہ ایجاد کرنے والا ہے (۱۳)
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝١٤ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝١٥
وہی بہت بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے (۱۴) وہ صاحب عرش مجید ہے (۱۵)
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝١٦ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ
جو چاہتا ہے کرسکتا ہے (۱۶) کیا تمہارے پاس لشکروں کی
الْجُنُوْدِ ۝١٧ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝١٨ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
خبر آئی ہے (۱۷) فرعون اور قومِ ثمود کی خبر (۱۸) مگر کفار تو صرف جھٹلانے میں
فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝١٩ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝٢٠ بَلْ
پڑے ہوئے ہیں (۱۹) اور اللہ ان کو پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے (۲۰) یقیناً
هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝٢١ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝٢٢ ع ۲۲/۱۰
یہ بزرگ و برتر قرآن ہے (۲۱) جو لوحِ محفوظ میں محفوظ کیا گیا ہے (۲۲)

عربی حاشیہ

طارق۔ رات کو وارد ہونے والے کو کہا جاتا ہے کہ وہ آکر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ یہاں اول شب نکلنے والے ستارہ کو کہا گیا ہے۔

ثاقب۔ چمکدار ستارہ۔ گویا اس نے تاریکی کی دیوار میں سوراخ کردیا ہے۔

دافق۔ اچھلنے والا۔ مرد اور عورت دونوں کے نطفہ میں یہ کیفیت اور صلاحیت پائی جاتی ہے۔

صلب۔ پشت۔

ترائب۔ تریبہ کی جمع ہے۔ دونوں پستانوں کے درمیان یا مرد کے جسم کے تمام اطراف واعضاء وجوارح تبلی۔ یعنی ظاہر ہوجائیں گے۔ اس کی اصل ابتلاء اور اختبار ہے۔

رجع۔ بارش۔ گویا بادل بخارات کو لے جا کر پھر زمین کی طرف واپس کردیتا ہے۔

صدع۔ نباتات جو زمین کو شگافتہ کرکے برآمد ہوتے ہیں۔

ہزل۔ لعب۔ باطل۔

اکید کیداً یعنی ان کی چالوں کا جواب دے رہا ہوں۔

اردو حاشیہ

(۱) انسان کی بغاوت کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ وہ اپنی حقیقت کو نظر انداز کردیتا ہے ورنہ اپنی حقیقت اور اصلیت پر نگاہ رکھنے والا شکر کرسکتا ہے فخر اور غرور نہیں کرسکتا۔ فخر اس لئے نہیں کرسکتا کہ ایک قطرۂ نجس سے پیدا ہوا ہے اور شکر اس لئے کرے گا کہ اس خدا نے قطرۂ نجس سے طیب وطاہر انسان بنا دیا ہے ورنہ رحم مادر سے ساقط بھی ہوسکتا تھا اور پھر مزید کرم یہ ہے کہ دو مختلف مواد کو جمع کرکے ایک تیسرے انسان کی تشکیل کردی ہے۔

آیت کریمہ میں یہ اشارہ بھی ہے کہ مرد کا نطفہ صلب سے خارج ہوتا ہے اور عورت کا مادہ سینہ کی ہڈیوں کے اندر سے جس کی طرف بہت سے ماہرین فن اور اہل نظر نے اپنے بیانات میں رہنمائی کی ہے۔

اٰیاتها ١٧ | ٨٦ سُوۡرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ٣٦ | رکوعها ١

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿١﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۙ﴿٢﴾

آسمان اور رات کو آنے والے کی قسم (١) اور تم کیا جانو کہ طارق کیا ہے (٢)

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿٣﴾ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿٤﴾

یہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے (٣) کوئی نفس ایسا نہیں ہے جس کے اوپر نگراں نہ معین کیا گیا ہو (٤)

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿٥﴾ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿٦﴾

پھر انسان دیکھے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے (٥) وہ ایک اُچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے (٦)

يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى

جو پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے (٧) یقیناً وہ خدا

رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿٨﴾ يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ

انسان کے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے (٨) جس دن رازوں کو آزمایا جائے گا (٩) تو پھر نہ کسی کے پاس

مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿١٠﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ﴿١١﴾ وَ

قوت ہوگی اور نہ مددگار (١٠) قسم ہے چکر کھانے والے آسمان کی (١١) اور

الۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۙ﴿١٣﴾ وَّ

شگافتہ ہونے والی زمین کی (١٢) بے شک یہ قول فیصل ہے (١٣) اور

مَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ؕ﴿١٤﴾ اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا ۙ﴿١٥﴾ وَّ

مذاق نہیں ہے (١٤) یہ لوگ اپنا مکر کررہے ہیں (١٥) اور

عربی حاشیہ

اَمۡهِلۡهُمۡ۔ یعنی انھیں ذرا مہلت دے دو۔
رویدا۔ تھوڑا، رود کی تصغیر ہے رود یعنی آہستہ۔
غثاء۔ خشک۔
احوی۔ سیاہ۔ حوہ سے مشتق ہے جو سبزی سیاہی مائل ہو۔
تزکی۔ پاکیزگی۔ چاہے کمال نفس کی بناپر ہو یا زکوٰۃ فطرہ ادا کرنے کی بناپر۔
ف: آیت ١٧۔١٨۔١٩۔٢٠ میں نور کے مرکز آسمان، قرار کے مرکز زمین، چشموں کے مصدر پہاڑ اور نقل وحمل کے ذریعہ اونٹ کا ذکر ہوا ہے جو زندگی کے عناصر اربعہ کے مترادف ہیں۔
ان ہذا۔ یعنی قد افلح من تزکی۔ اس حقیقت کا تذکرہ تمام آسمانی صحیفوں میں پایا جاتا ہے اور سب کا پیغام ایک ہی ہے۔
غاشیہ۔ قیامت کہ وہ اپنے ہول اور دہشت سے ساری مخلوقات کو ڈھانک لے گی۔

اردو حاشیہ

(١) تسبیح کا تعلق ذات سے ہے لیکن یہاں نام کا ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کی معرفت ذات سے متعلق نہیں ہے بلکہ نام سے ہے اور وہ ذات کو بھی نام ہی کے ذریعہ پہچانتا ہے۔

(٢) بعض اہل نظر کا بیان ہے کہ سبزہ کا خشک، سیاہی مائل بنا دینا یہ بھی ایک کرم الٰہی ہے کہ جہاں سبزہ سیاہی مائل ہوتا ہے وہاں زیر زمین تیل کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(٣) بعض کاہل افراد اسے تبلیغ کے ترک کرنے کا جواز بنا لیتے ہیں کہ آج کل فائدہ کا امکان نہیں ہے لہٰذا تبلیغ واجب نہیں ہے۔ حالانکہ یہ تاکید پروردگار ہے کہ فائدہ کا احتمال بھی ہو تو تذکیر و تبلیغ کرتے رہو ورنہ یقین تو فائدہ کے حصول کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ اور اس وقت تبلیغ کا عمل ختم ہو چکا ہوگا اور اس کی کوئی ضرورت نہ رہ جائے گی۔

(٤) بظاہر یہ بات عجیب وغریب ہے کہ نہ موت ہو اور نہ حیات لیکن اس کا مفہوم یہ ہے کہ نہ زندگی جیسا لطف ہوگا اور نہ موت جیسی راحت کہ تمام مصائب سے نجات مل جائے بلکہ دونوں کے درمیان کی کیفیت ہوگی اور مصائب کا یہ سلسلہ ابدی اور دائمی رہے گا۔

أَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

ہم اپنی تدبیر کررہے ہیں(۱۶) تو کافروں کو چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی سی مہلت دے دو (۱۷)

آیاتها ۱۹ — ۸۷ سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ ۸ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٢﴾ وَالَّذِي

اپنے بلند ترین رب کے نام کی تسبیح کرو (۱) جس نے پیدا کیا ہے اور درست بنایا ہے (۲) جس نے

قَدَّرَ فَهَدَىٰ ﴿٣﴾ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ﴿٤﴾ فَجَعَلَهُ

تقدیر معین کی ہے اور پھر ہدایت دی ہے(۳) جس نے چارہ بنایا ہے (۴) پھر اسے خشک کرکے

غُثَاءً أَحْوَىٰ ﴿٥﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسَىٰ ﴿٦﴾ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

سیاہ رنگ کا کوڑا بنادیا ہے (۵) ہم عنقریب تمہیں اس طرح پڑھائیں گے کہ بھول نہ سکوگے (۶) مگر یہ کہ خدا ہی چاہے کہ

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ﴿٧﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٨﴾

وہ ہر ظاہر اور مخفی رہنے والی چیز کو جانتا ہے(۷) اور ہم تم کو آسان راستہ کی توفیق دیں گے (۸)

فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ ﴿١٠﴾ وَ

لہٰذا لوگوں کو سمجھاو اگر سمجھانے کا فائدہ ہو (۹) عنقریب خوفِ خدا رکھنے والا سمجھ جائے گا (۱۰)

يَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ﴿١٢﴾ ثُمَّ

اور بدبخت اس سے کنارہ کشی کرے گا (۱۱) جو بہت بڑی آگ میں جلنے والا ہے (۱۲) پھر

لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾ وَ

نہ اس میں زندگی ہے نہ موت (۱۳) بے شک پاکیزہ رہنے والا کامیاب ہوگیا(۱۴) جس نے

عربی حاشیہ

عاملہ ناصبہ۔ جہنم میں تھکادینے والے کام کرنے والے یعنی طوق وسلاسل کا بوجھ اٹھانے والے۔

حامیہ۔ انتہائی درجہ کی حرارت والی آگ۔

ضریع۔ جہنم کا ایک خاردار درخت ہے۔ مصبر سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار۔

اکواب۔ بغیر دستہ کے پیالے۔

نمارق۔ نمرقہ کی جمع ہے۔ تکیے۔

زرابی۔ لمبے چوڑے فرش۔ زربی کی جمع ہے۔

سطحت۔ یہ بات کرویت کے خلاف نہیں ہے کہ کروی چیز بھی اگر طویل وعریض ہوتی ہے تو اس کی ایک سطح ضرور پیدا ہوجاتی ہے۔

مصیطر۔ مسلط۔ حاکم۔

ایاب۔ واپسی۔

واضح رہے کہ ایاب الی کے ساتھ ہے اور حساب علیٰ کے ساتھ ہے یعنی حساب بہرحال ہماری ذمہ داری ہے جسے ادا کرنا ہے اور واپسی تو فطری بات ہے کہ ہر شے کو اپنے مرکز کی طرف

اردو حاشیہ

(۱) انسان کی تباہی کا راز انہیں دو باتوں میں مضمر ہے دنیا کی زندگی کو آخرت پر مقدم کرنا اور آخرت کی خوبی سے بے خبر یا غافل رہنا اور اسی لئے خدا نے اس حقیقت کو ہر صحیفہ میں بیان کیا ہے کہ تزکیہ نفس کے بغیر فلاح ممکن نہیں ہے۔ صحف ابراہیمؑ وموسیٰ علیہ السلام کا حوالہ شاید اس لئے بھی دیا گیا ہے کہ ان دونوں حضرات کی زندگی میں عملی طور پر اس کے نمایاں مرقع پائے جاتے ہیں۔ جناب ابراہیمؑ نے حیات دنیا کو ٹھکرا کر آخرت کیلئے اولاد کی قربانی پیش کردی اور جناب موسیٰ علیہ السلام نے ترک وطن اور مقابلہ فرعون جیسی مصیبتوں کا سامنا کیا۔

(۲) واضح رہے کہ جنت ایسے ماحول کا نام ہے جہاں پسند کی ہر چیز مہیا ہوگی اور اس کے باوجود لغویات کی کوئی آواز سنائی نہ دے گی اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہاں جانے والے وہی افراد ہونگے جن کی پسند میں لغو آوازیں، جھوٹ، غیبت، بہتان، ناچ گانا وغیرہ شامل نہ ہوں ورنہ ایسے ذوق والے جہاں بھی ہوں گے لغویات کی آواز ضرور سنائی دے گی۔

(۳) یہ انسان کی ذمہ داریوں کا توازن ہے کہ اسے دوسرے انسانوں کی طرف سے بالکل آزاد کیا جاسکتا ہے اور نہ ذمہ دار بنایا جاسکتا ہے۔ اس کی حیثیت ایک درمیانی شخصیت کی ہوتی ہے کہ تبلیغ وتذکیر کا فرض انجام دیتا رہے اور لوگوں کے انحراف سے بددل ہوکر خودکشی کا ارادہ نہ کرلے۔ رب العالمین نے خود بھی

ذِكْرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۗ ۱۵ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ

اپنے رب کے نام کی تسبیح کی اور پھر نماز پڑھی (۱۵) لیکن تم لوگ زندگانی دنیا کو مقدم

الدُّنْيَا ۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۗ ۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

رکھتے ہو (۱۶) جب کہ آخرت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہے(۱۷) یہ بات تمام پہلے صحیفوں میں بھی

الْاُوْلٰى ۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۱۹ ع

موجود ہے (۱۸) ابراہیم کے صحیفوں میں بھی اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی (۱۹)

اٰياتها ۲۶ — ۸۸ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۶۸ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۗ ۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

کیا تمہیں ڈھانپ لینے والی قیامت کی بات معلوم ہے (۱) اس دن بہت سے چہرے ذلیل

خَاشِعَةٌ ۲ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۳ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۴

اور رسوا ہوں گے (۲) محنت کرنے والے تھکے ہوئے (۳) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے(۴)

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۗ ۵ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

انہیں کھولتے ہوئے پانی کے چشمہ سے سیراب کیا جائے گا (۵) ان کے لئے کوئی کھانا سوائے

ضَرِيْعٍ ۶ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۗ ۷ وُجُوْهٌ

خاردار جھاڑی کے نہ ہوگا (۶) جو نہ موٹاپا پیدا کرسکے اور نہ بھوک کے کام آسکے (۷) اور کچھ

يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۸ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۹ فِيْ جَنَّةٍ

چہرے تر و تازہ ہوں گے (۸) اپنی محنت و ریاضت سے خوش (۹) بلند ترین

عربی حاشیہ

واپس آنا ہے۔

ف: اس سورہ کو سورۂ حسینؑ بھی کہا گیا ہے کہ ابتدا دس راتوں سے ہوئی ہے اور انتہا نفس مطمئنہ پر جس کا سب سے عظیم مصداق امام حسینؑ ہیں۔

لیال عشر۔ ابتدائے ذی الحجہ یا ابتدائے محرم کی دس راتیں یا آخر رمضان کی دس راتیں۔

شفع و وتر۔ عدد کی دونوں قسمیں مراد ہیں یا نافلہ شب کی دونوں نمازیں۔

یسر۔ سریٰ سے نکلا ہے کہ رات میں سفر کیا جاتا ہے ورنہ رات نہیں چلتی ہے۔

حجر۔ عقل۔ یہ حجر سے نکلا ہے کہ عقل برائیوں سے منع کرتی ہے۔

عاد۔ عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح۔ اس قبیلہ کو باپ کے نام پر عاد اور دادا کے نام پر ارم کہا جاتا ہے۔

عماد۔ ستون یہ قوم خیموں میں رہا کرتی تھی جو ستونوں پر قائم ہوتے تھے۔

جابوا۔ جوب سے مشتق ہے یعنی قطع کرنا۔

اردو حاشیہ

انسان کو نتائج کی ذمہ داری سے آزاد کر دیا ہے کہ کام کرنا تمہارا فرض ہے اس کے بعد نتائج کے تم ذمہ دار نہیں ہو۔ اس کا منظر عام پر لانا ہمارے مستقل قوانین فطرت کا کام ہے۔

(۱) اس سورہ مبارکہ میں عبرت و نصیحت کے متعدد تذکرے پائے جاتے ہیں۔

قوم عاد کا تذکرہ عاد ایک شخص کا نام تھا جس کا بیٹا تھا شداد اور اسی نے جنت بنوا کر اپنے دادا ارم کے نام پر اسے باغ ارم بنا دیا تھا لیکن جب اس کے نظارے کیلئے گیا تو دروازہ ہی پر ملک الموت مل گئے اور روح قبض کر لی اور وہ اس باغ کے نظارہ سے بھی محروم رہ گیا جسے اس کے نوکروں اور مزدوروں نے بارہا دیکھا تھا۔

عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾

جنت میں (۱۰) جہاں کوئی لغو آواز نہ سنائی دے (۱۱) وہاں چشمے جاری ہوں گے (۱۲)

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّ

وہاں اونچے اونچے تخت ہوں گے (۱۳) اور اطراف میں رکھے ہوئے پیالے ہوں گے (۱۴) اور

نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿۱۶﴾ اَفَلَا

قطار سے لگے ہوئے گاؤ تکیے ہوں گے (۱۵) اور بچھی ہوئی بہترین مسندیں ہوں گی (۱۶) کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف

يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ

نہیں دیکھتے ہیں کہ اسے کس طرح پیدا کیا گیا ہے (۱۷) اور آسمان کو کس طرح

كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَ اِلَى

بلند کیا گیا ہے (۱۸) اور پہاڑ کو کس طرح نصب کیا گیا ہے (۱۹) اور زمین کو

الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ

کس طرح بچھایا گیا ہے (۲۰) لہٰذا تم نصیحت کرتے رہو کہ تم صرف نصیحت

مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى

کرنے والے ہو (۲۱) تم ان پر مسلط اور ان کے ذمہ دار نہیں ہو (۲۲) مگر جو منھ پھیر لے

وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ

اور کافر ہوجائے (۲۳) تو خدا اسے بہت بڑے عذاب میں مبتلا کرے گا (۲۴) پھر ہماری ہی طرف

اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

ان سب کی بازگشت ہے (۲۵) اور ہمارے ہی ذمہ ان سب کا حساب ہے (۲۶)

عربی حاشیہ

اوتاد میخوں کو کہا جاتا ہے۔ مراد لشکر فوج ہے جس سے حکومت قائم ہوتی ہے جس طرح کہ میخوں سے خیمے قائم ہوتے ہیں۔

مرصاد۔ گھات۔

تحاضون۔ حض۔ دوسروں کو آمادہ کرنا اور جو دوسروں کو آمادہ نہ کرسکے وہ خود کیا عمل کرے گا۔

لماً۔ شدت کے ساتھ اور جماً۔ کثرت کے ساتھ۔

ف: ان ربک لبالمرصاد کے بارے میں سرکار دوعالمؐ کا ارشاد ہے کہ جہنم پر تین پل ہوں گے امانت۔ نماز۔ عدالت۔ بعض لوگ پہلے ہی پل سے گرجائیں گے، بعض دوسرے سے گریں گے اور بعض تیسرے سے اور رب العالمین ان حالات کی نگرانی کرتا رہے گا۔ ''ان ربک'' میں صاحبانِ ایمان کے لئے تسکین کا بھی سامان ہے۔

لحیاتی۔ زندگانی آخرت مراد ہے یا ''فی حیاتی'' یعنی زندگانی دنیا مراد ہے۔

بلد۔ مکہ مکرمہ۔

اردو حاشیہ

(۲) صاحبان ایمان کو ہمیشہ اس نکتہ کو یاد رکھنا چاہیے کہ ظالمین کسی قدر کیوں نہ آگے بڑھ جائیں قدرت ان کی تاک میں رہتی ہے اور جب اس نے فرعون، شداد، ثمود جیسوں کو نہیں رہنے دیا ہے تو آج کل کے ظالموں کو کیسے چھوڑ دے گی اور یہی بات خود ظالموں کو بھی سمجھنی چاہیے۔

(۳) یہ وہ جاہل اور مادہ پرست ہیں جن کی نگاہ میں عزت اور ذلت کا معیار صرف مال دنیا ہے اور اسی لئے مال کی تنگی پر خدا سے شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ ان کی ذاتی ذلت وضلالت کا یہ عالم ہے کہ یتیموں کا احترام نہیں کرتے ہیں اور مساکین کے کھانے کا انتظام نہیں کرتے ہیں۔ مال میراث کو اکٹھا کر کے حلال وحرام سب کھا جاتے ہیں اور مال دنیا سے بے پناہ محبت کرتے ہیں اور اس بات کا ہوش نہیں رکھتے ہیں کہ ایک دن آنے والا ہے جب انہیں ہوش آجائے گا لیکن اس وقت کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

غور کیا جائے گا تو ان آیات کے مصادیق ہر دور میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور آج بھی بیشمار مصداق پائے جارہے ہیں صرف نگاہِ عبرت سے دیکھنے کی دیر ہے اور عبرت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ ان صاحبان ایمان کا تذکرہ ہے جن کا کردار خدا کی نگاہ میں پسندیدہ ہے اور خود بھی راضی برضائے پروردگار ہیں۔ ایسے لوگ دنیا سے مطمئن جاتے ہیں

ایاتها ۳۰ | ۸۹ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۰ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالْفَجْرِ ۝۱ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝۲ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۳ وَالَّيْلِ

قسم ہے فجر کی (۱) اور دس راتوں کی (۲) اور جفت و طاق کی (۳) اور رات کی

اِذَا يَسْرِ ۝۴ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۵ اَلَمْ

جب وہ جانے لگے (۴) بے شک ان چیزوں میں قسم ہے صاحبِ عقل کے لئے (۵) کیا تم نے

تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷

نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا ہے (۶) ستون والے ارم والے (۷)

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝۸ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ

جس کا مثل دوسرے شہروں میں نہیں پیدا ہوا ہے (۸) اور ثمود کے ساتھ جو وادی میں

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۝۱۰

پتھر تراش کر مکان بناتے تھے (۹) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (۱۰)

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۱ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝۱۲

جن لوگوں نے شہروں میں سرکشی پھیلائی (۱۱) اور خوب فساد کیا (۱۲)

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳ اِنَّ رَبَّكَ

تو پھر خدا نے ان پر عذاب کے کوڑے برسادیئے (۱۳) بے شک تمہارا پروردگار

لَبِالْمِرْصَادِ ۝۱۴ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ

ظالموں کی تاک میں ہے (۱۴) لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ جب خدا نے اس کو اس طرح آزمایا کہ

عربی حاشیہ

فی کبد۔ انسان کو زحمت برداشت کرنے والا بنا کر پیدا کیا گیا ہے۔

والد۔ آدم اور ماولدان کی نسل اور بعض مفسرین کے مطابق ابراہیمؑ واسماعیلؑ اور پیغمبرؐ اسلام مراد ہیں۔

لبد۔ اتنا کثیر مال جو ختم ہی نہ ہو سکے۔

نجدین۔ خیر وشر کے دو راستے۔

نجد۔ بلند راستہ ہے اور اس کی جمع نجود ہے۔

اقتحام۔ مشکلات میں داخل ہوجانا کہ انسان نے اتنا مال رکھ کر بھی بڑے مراحل نہیں طے کئے۔

فک رقبہ۔ گردن کو اسیری یا قرض سے آزاد کرانا۔

مسغبہ۔ بھوک۔

مقربہ۔ قرابت۔

متربہ۔ شدید ضرورت جو انسان کو خاک سے ملا دے۔

اردو حاشیہ

اور ان کے اشتیاق میں بندگانِ خدا بھی بے چین رہتے ہیں اور بہشت بریں بھی اور اسی بنیاد پر اس کا واضح ترین مصداق امام حسینؑ کو قرار دیا گیا ہے جنہوں نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنا بھرا گھر لٹا دیا اور خود زیر خنجر کہتے رہے الٰہی رضا برضاک پروردگار میں تیری مرضی پر راضی ہوں تو پروردگار نے بھی آواز دی (یــــا

ایتها النفس المطمئنه ارجعی الیٰ ربک راضية مرضیه).

فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَاَمَّآ

عزّت اور نعمت دے دی تو کہنے لگا کہ میرے رب نے مجھے باعزّت بنایا ہے (۱۵) اور جب

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ

آزمائش کے لئے روزی کو تنگ کردیا تو کہنے لگا کہ میرے پروردگار نے میری

اَهَانَنِ ﴿١٦﴾ ج كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾ ۙ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ

توہین کی ہے (۱۶) ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ تم یتیموں کا احترام نہیں کرتے ہو (۱۷) اور لوگوں کو مسکینوں کے

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾ ۙ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ ۙ

کھانے پر آمادہ نہیں کرتے ہو (۱۸) اور میراث کے مال کو اکٹھا کرکے حلال و حرام سب کھا جاتے ہو (۱۹)

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ ط كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ

اور مالِ دنیا کو بہت دوست رکھتے ہو (۲۰) یاد رکھو کہ جب زمین کو ریزہ ریزہ

دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ ۙ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾ ج

کردیا جائے گا (۲۱) اور تمہارے پروردگار کا حکم اور فرشتے صف در صف آجائیں گے (۲۲)

وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ

اور جہنم کو اس دن سامنے لایا جائے گا تو انسان کو ہوش آجائے گا لیکن اس دن

وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ ط يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ ج

ہوش آنے کا کیا فائدہ (۲۳) انسان کہے گا کہ کاش میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ پہلے بھیج دیا ہوتا (۲۴)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ ۙ وَّلَا يُوْثِقُ وَ

تو اس دن خدا ویسا عذاب کرے گا جو کسی نے نہ کیا ہوگا (۲۵) اور نہ اس طرح

عربی حاشیہ

اصحاب المیمنہ۔ داہنی طرف والے یابرکت والے۔

اصحاب مشمۂ۔ بائیں طرف والے یا نحوست اور بدبختی والے۔

موصدہ۔ چاروں طرف سے بند۔ جہاں نہ روشنی کا گزر ہوا اور نہ راستہ ہو۔

ف: نفس مطمئنہ کے ذیل میں امام صادقؑ کا ارشاد ہے کہ جب مومن قبض روح سے پریشان ہوتا ہے تو فرشتہ موت ائمہ طاہرینؑ کے جمال مبارک کی زیارت کرادیتا ہے اور وہ شوق سے باطمینان جان دینے کے لئے تیار ہوجاتا ہے تو جب ان کی زیارت مطمئنہ بنادیتی ہے تو وہ خود؟

ف: الہام اور وحی کا ایک فرق یہ بھی ہے کہ صاحب وحی کو مصدر وحی کا علم اور احساس ہوتا ہے لیکن صاحب الہام کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس مصدر الہام کا علم اور احساس ہو۔

ضحیٰ۔ آفتاب کی روشنی۔

تلاہا۔ آفتاب کے پیچھے پیچھے رہے اور اس کی روشنی لے کر اس کے غروب کے بعد

اردو حاشیہ

(۱) انسان کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو دار دنیا میں مال ضرور صرف کرتا ہے اور جو عزت یا شہرت کا طلبگار رہتا ہے وہ زیادہ صرف کرتا ہے لیکن ان تمام مصارف سے انسان صرف بندگانِ خدا کو مرعوب کرسکتا ہے خدا کی نگاہ میں ایسے صرف کی کوئی قیمت نہیں ہے اور نہ اس کے ذریعہ انسان قیامت کی گھاٹیوں کو پار کرسکتا ہے اس کیلئے انہیں امور کی ضرورت ہے جن کا تذکرہ آیات ذیل میں کیا گیا ہے۔

لوگوں کو آزادی دلوائے، غریبوں کو کھانا کھلائے، یتیم کی پرورش کرے، مسکین کا خیال رکھے۔ صبر و مرحمت کی وصیت و نصیحت کرتا رہے۔ یہ ساری باتیں نہ ہوں تو باقی نمائشی اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

ثَاقَهُٓ اَحَدٌ ۝٢٦ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝٢٧ ارْجِعِيْٓ

کسی نے گرفتار کیا ہوگا (۲۶) اے نفس مطمئن (۲۷) اپنے رب کی طرف پلٹ آ اس عالم میں کہ

اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝٢٨ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝٢٩

تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے (۲۸) پھر میرے بندوں میں شامل ہوجا (۲۹)

ع ۱۴

وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝٣٠

اور میری جنت میں داخل ہوجا (۳۰)

ایاتھا ۲۰ | ۹۰ سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ۳۵ | رکوعھا ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝١ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝٢ وَ

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں (۱) اور تم اسی شہر میں تو رہتے ہو (۲) اور

وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝٤ اَيَحْسَبُ

تمہارے باپ آدم اور ان کی اولاد کی قسم (۳) ہم نے انسان کو مشقت میں رہنے والا بنایا ہے (۴) کیا اس کا خیال

وقف لازم

اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦

یہ ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پاسکے گا (۵) کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے بے تحاشہ صرف کیا ہے (۶)

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝٧ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨

کیا اس کا خیال ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا ہے (۷) کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں نہیں قرار دی ہیں (۸)

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠ فَلَا اقْتَحَمَ

اور زبان اور دو ہونٹ بھی (۹) اور ہم نے اسے دونوں راستوں کی ہدایت دی ہے (۱۰) پھر وہ گھاٹی پر سے

عربی حاشیہ

طالع ہو۔
طحٰیھا۔ ہر طرف سے فرش کرکے استقرار کے قابل بنادیا۔
واضح رہے کہ ان تینوں آیات میں ما.... مَن کے معنی ہیں استعمال ہوا ہے۔
دسّاہا۔ ناقص بنادیا اور فسق وفجور میں چھپادیا۔
دسّ۔ چھپادینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
طغوٰی۔ طغیان اور سرکشی۔
اشقٰی۔ قدار بن سالف مراد ہے۔
دمدم۔ عذاب کو حاوی بنادیا اور مسلط کردیا۔
دمدمہ۔ جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دینا۔
عقبٰی۔ انجام، ردعمل۔
ماخلق۔ بمعنی مَن خلق ہے یا مامصدریہ ہے۔
حسنٰی۔ نیکی، جنت۔
فسنیسرہ۔ تیسیر۔ راستہ کو ہموار کردینا۔

اردو حاشیہ

(۱) اس مقام پر پروردگار عالم نے نور وظلمت، روز وشب، ارض وسما اور نفس انسانی کی قسم کھا کر اس حقیقت کو واضح کرنا چاہا ہے کہ فلاح پاکیزہ نفس افراد کیلئے ہے اور ناکامی اور رسوائی خبیث النفس افراد کیلئے ہے جس کی مثال دور قدیم میں قوم ثمود اور ان کے نبی کی تھی کہ نبی انتہائی پاکیزہ نفس اور قوم ایسی خبیث کہ ایک اونٹنی کو پانی بھی نہ پینے دیا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں جس پر خدا نے عذاب نازل کردیا اور خدا کو انجام کی کوئی فکر نہیں ہے اور نہ وہ کسی سے ڈرنے والا ہے ناقہ صالح کی یہی مظلومیت تھی جس کی طرف امام حسینؑ نے اشارہ کیا تھا اور اپنے پروردگار سے فریاد کی تھی کہ میرا بچہ ناقہ صالحؑ سے کم نہیں تھا اور یہ قوم ان ظالموں سے کم نہیں ہے جنہوں نے ایک بچہ ناقہ کو بھی پانی سے محروم کردیا تھا۔

بظاہر ان تمام قسموں کا مقصد یہ ہے کہ یہ تمام مخلوقات بیجان اور بے شعور ہونے کے باوجود ان کی دو قسمیں نہیں ہیں اور سب محو اطاعت پروردگار ہیں لیکن انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود دو حصوں میں تقسیم ہوگیا ہے اور اس میں خبیث النفس افراد پیدا ہوگئے ہیں جو انتہائی افسوس اور شرم کی بات ہے۔

(۲) ابتدا میں رات اور دن اور خلقت زن ومرد کا حوالہ دیکر انسان کی مختلف کوششوں اور ان کے انجام کی نشاندہی کی گئی اور آخر میں یہ واضح کیا گیا کہ اس گمراہی کی ذمہ داری پروردگار پر نہیں ہے اس کا کام صرف ہدایت کردینا ہے اور بس اور یہ وہ ذمہ داری ہے جسے اس نے ادا کردیا ہے اس کے بعد کسی سرکش کو

الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ أَوْ

کیوں نہیں گزرا (۱۱) اورتم کیا جانو یہ گھاٹی کیا ہے (۱۲) کسی گردن کا آزاد کرانا (۱۳) یا

إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ أَوْ

بھوک کے دن میں کھانا کھلانا (۱۴) کسی قرابتدار یتیم کو (۱۵) یا

مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

خاکسار مسکین کو (۱۶) پھر وہ ان لوگوں میں شامل ہوجاتا جو ایمان لائے

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ أُولَٰئِكَ

اور انہوں نے صبر اور مرحمت کی ایک دوسرے کو نصیحت کی (۱۷) یہی لوگ

أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ

خوش نصیبی والے ہیں (۱۸) اور جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا ہے

الْمَشْأَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱ ۲۰ ۱۵

وہ بدبختی والے ہیں (۱۹) انہیں آگ میں ڈال کر اسے ہر طرف سے بند کردیا جائے گا (۲۰)

آیاتها ۱۵ — ۹۱ سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۲۶ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ

آفتاب اور اس کی روشنی کی قسم (۱) اور چاند کی قسم جب وہ اس کے پیچھے چلے (۲) اور دن کی قسم

إِذَا جَلَّاهَا ﴿۳﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿۵﴾

جب وہ روشنی بخشے (۳) اور رات کی قسم جب وہ اسے ڈھانک لے (۴) اور آسمان کی قسم اور جس نے اسے بنایا ہے (۵)

عربی حاشیہ

تردّیٰ۔ ہلاکت میں گر پڑنا تلظّیٰ۔ نظیٰ سے مشتق ہے یعنی بھڑکنے والی آگ اور دہکنے والے شعلے۔

ف: سورہ واللیل کے بارے میں مشہور ہے کہ ایک بخیل شخص کے خرمہ کی ایک شاخ غریب کے گھر میں تھی۔ اس کے بچے گرے ہوئے خرمے کھا لیتے تھے تو انھیں مارتا تھا۔ حضور نے اسے جنت کے عوض درخت بیچنے کے لئے کہا لیکن اس نے انکار کردیا تو ابوالدحداح نے ۴۰ درختوں کے عوض درخت خرید کر حضور کو دے دیا۔ سورہ میں ابوالدحداح کی مدح ہے اور اس بخیل کی مذمت۔ اس کا ابوبکر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اشقیٰ۔ بدبخت۔ بعض حضرات کے نزدیک امیہ بن خلف اور اس کے ساتھی مراد ہیں۔

یتزکی۔ پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے مال خرچ کرتا ہے۔

ضحیٰ۔ آفتاب کے بلند ہونے کا وقت۔

اردو حاشیہ

یہ نہ سوچنا چاہیے کہ وہ پروردگار کے قبضہ سے باہر نکل جائے گا دنیا و آخرت کا مکمل اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے اور حساب وکتاب کرنے والا وہی ہے گویا آیت نے صاف واضح کردیا ہے کہ خدا نے حکمت وعدالت کی بنا پر ہدایت اپنے اوپر واجب کرلی ہے اور اس کے خلاف نہیں کرتا ہے ورنہ اس کی طاقت اور قدرت میں کوئی کمی نہیں ہے اور نہ کسی کو اس سے باز پرس کرنے کا حق ہے۔

(۱) بعض مفسرین نے یہ واضح کرنا ضروری سمجھا ہے کہ آیات مذکورہ ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی ہیں لیکن یہ بتانے کی زحمت نہیں کی ہے کہ ان کے کس عمل کی بنا پر نازل ہوئی ہیں اور نہ یہ واضح کیا ہے کہ مذکورہ آیات کے دونوں قسم کے کرداروں میں سے کون سی آیتیں ان کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

(۲) یہ بات سب نے لکھی ہے کہ سلسلہ وحی کے ایک عرصہ تک موقوف ہوجانے کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے لیکن یہ وقفہ صرف مصلحت الٰہی کا نتیجہ ہے اور اس کا پیغمبرؐ سے ناراضگی سے کوئی تعلق نہیں ہے ورنہ پیغمبرؐ کو تو خدا اتنا عطا کرے گا کہ وہ راضی ہوجائیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ یتیمی میں ابوطالب کی پناہ دے دی ہے۔ غربت میں خدیجہ کی دولت دیدی ہے اور جب گمشدہ تھے اور کوئی پہچاننے والا نہ تھا یا متحیر تھے کہ کس طرح قوم کو راستہ پر لایا جائے تو علیؑ کا سہارا دیدیا ہے جس نے ذوالعشیرہ میں وعدۂ نصرت کرکے تبلیغ کی راہ بھی ہموار کی اور قوم میں پیغمبرؐ کا تعارف بھی کرایا تو اب اسے نظر انداز کرنے کی کیا وجہ ہے۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا

اور زمین کی قسم اور جس نے اسے بچھایا ہے (۶) اور نفس کی قسم اور جس نے اسے درست کیا ہے (۷) پھر بدی

فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ وَقَدْ خَابَ

اور تقویٰ کی ہدایت دی ہے (۸) بے شک وہ کامیاب ہوگیا جس نے نفس کو پاکیزہ بنا لیا (۹) اور وہ نامراد ہوگیا

مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ

جس نے اسے آلودہ کردیا ہے (۱۰) ثمود نے اپنی سرکشی کی بنا پر رسول کی تکذیب کی (۱۱) جب ان کا بدبخت

اَشْقٰىهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝۱۳

اٹھ کھڑا ہوا (۱۲) تو خدا کے رسول نے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کی سیرابی کا خیال رکھنا (۱۳)

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ

تو ان لوگوں نے اس کی تکذیب کی اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کردیا

ع ۱۵/۱۶ ۱

فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵

اور انہیں بالکل برابر کردیا (۱۴) اور اسے اس کے انجام کا کوئی خوف نہیں ہے (۱۵)

آیاتها ۲۱ | ۹۲ سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ۹ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝۱ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝۲ وَمَا خَلَقَ

رات کی قسم جب وہ دن کو ڈھانپ لے (۱) اور دن کی قسم جب وہ چمک جائے (۲) اور اس کی قسم جس نے

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝۳ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝۴ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى

مرد اور عورت کو پیدا کیا ہے (۳) بے شک تمہاری کوششیں مختلف قسم کی ہیں (۴) پھر جس نے مال عطا کیا

عربی حاشیہ

سجیٰ۔ ٹھہر جائے یا اس کی سیاہی پھیل کر دنیا کو گھیر لے۔
ودّع۔ چھوڑ دینا جس طرح مسافر کو رخصت کردیا جاتا ہے۔
قلیٰ۔ قلیٰ سے مشتق ہے یعنی شدت عداوت۔
آویٰ۔ عبدالمطلب اور ان کے بعد ابوطالب کی پناہ میں دیا۔
ضالاً۔ گمشدہ، غیرمعروف اور بعض مفسرین کے مطابق احکام الہیہ سے ناواقف۔
ناواقف۔
فاغنیٰ۔ مالِ خدیجہ سے مال دار بنایا اور نفس کا مستغنی قرار دیا۔
فحدث۔ نعمت خدا کو بیان کرو کہ یہ شکر نعمت ہے (بشرطیکہ غرور نہ پیدا ہونے پائے جس کا خطرہ عام انسانوں میں ہوتا ہے)
فانصب۔ زحمت برداشت کرو یا کسی کو مقرر کردو۔ مفسرین نے دونوں احتمال بیان کئے ہیں۔
واضح رہے کہ سورہ ضحیٰ کے بعد سے آخر تک ہر سورہ کے خاتمہ پر قاریانِ قرآن نے تکبیر

اردو حاشیہ

(۱) معنوی اعتبار سے یہ سورہ سورہ ضحیٰ کا تتمہ ہے اور اسی لئے نماز میں ایک ہی رکعت میں دونوں کی تلاوت فرض ہے اور مضمون بھی ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہے کہ جس طرح خدا نے یتیمی میں پناہ دی ہے اور تنگ دستی میں بے نیاز بنایا ہے اسی طرح کفار کے مقابلہ میں سینہ کو اس قدر کشادہ کر دیا ہے کہ ان کی اذیتوں کے باوجود ہدایت کرتے رہیں گے اور آپ کا ذکر بلند و بالا رہے گا۔ اس کے بعد اس اصول کی نشاندہی کی ہے کہ عام طور سے زحمت کے بعد راحت ہی ہوا کرتی ہے صرف رحمت خداوندی سے وابستہ رہنے کی ضرورت ہے۔

(۱) قدرت نے انسان کو بہترین خصوصیات اور صلاحیات کے ساتھ پیدا کیا ہے اور اس کا واضح ترین ثبوت پھلوں میں انجیر اور زیتون کا پیدا کرنا ہے اور جگہوں میں کوہِ طور اور شہر مکہ کی خلقت ہے۔ اب انسان کی ذمہ داری ہے کہ ان صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائے اور اس کے مطابق کام انجام دے ورنہ اس کی منزل اسفل سافلین ہوگی اور اور اس سے صاحبانِ ایمان وکردار کے علاوہ کوئی نہ بچ سکے گا۔ بعض مفسرین نے اسفل سافلین سے ضعیفی کو مراد لیا ہے لیکن استثناء اس بات کی علامت ہے کہ آخرت کی منزل مراد ہے ورنہ ضعیفی تو مومن وکافر دونوں کیلئے ہے۔ اس میں استثناء کا کوئی امکان نہیں ہے مگر یہ کہ ضعیفی کی بھی تاویل کی جائے اور اس سے بھی کوئی اور شے مراد لی جائے۔

وَاتَّقٰى ۝٥ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝٧

اور تقویٰ اختیار کیا (۵) اور نیکی کی تصدیق کی (۶) تو اس کے لئے ہم آسانی کا انتظام کردیں گے (۷)

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝٨ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝٩

اور جس نے بخل کیا اور لاپروائی برتی (۸) اور نیکی کو جھٹلایا ہے (۹)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝١٠ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا

اس کے لئے سختی کی راہ ہموار کردیں گے (۱۰) اور اس کا مال کچھ کام نہ آئے گا جب وہ

تَرَدّٰى ۝١١ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝١٢ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ

ہلاک ہوجائے گا (۱۱) بے شک ہدایت کی ذمہ داری ہمارے اوپر ہے (۱۲) اور دنیا و آخرت کا اختیار

وَالْاُوْلٰى ۝١٣ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝١٤ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا

ہمارے ہاتھوں میں ہے (۱۳) تو ہم نے تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا (۱۴) جس میں کوئی نہ جائے گا سوائے

الْاَشْقَى ۝١٥ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٦ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝١٧

بدبخت شخص کے (۱۵) جس نے جھٹلایا اور منھ پھیر لیا (۱۶) اور اس سے عنقریب صاحب تقویٰ کو محفوظ رکھا جائے گا (۱۷)

الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝١٨ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ

جو اپنے مال کو دے کر پاکیزگی کا اہتمام کرتا ہے (۱۸) جب کہ اس کے پاس کسی کا کوئی احسان نہیں ہے

نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝١٩ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝٢٠

جس کی جزا دی جائے (۱۹) سوائے یہ کہ وہ خدائے بزرگ کی مرضی کا طلبگار ہے (۲۰)

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝٢١ ع ۱ / ۲۱ / ۱۷

اور عنقریب وہ راضی ہوجائے گا (۲۱)

عربی حاشیہ

کی تعلیم دی ہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔

ف: فانصب کے ص زبری ہے۔ اور مسلسل سعی وکوشش کی ایک اعلیٰ فرد کا نام ولایت علیؑ ہے جو پیغمبرؐ اسلام کی جدوجہد و ہدایت کے استمرار کی دلیل ہے۔ اس کے لئے ص پر زیر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تین وزیتون۔ دو پھلوں کے نام ہیں اور بعض حضرات کی نگاہ میں ان سے وہ علاقہ مراد ہے جہاں یہ دونوں پھل پیدا ہوتے ہیں اور وہ قدس کا علاقہ ہے جہاں جناب ابراہیمؑ کا مرکز اور جناب عیسیٰؑ کا مولد اور مسکن تھا۔

طور سینین۔ وہ پہاڑ جہاں جناب موسیٰؑ سے کلام کیا گیا تھا۔

بلد امین۔ مکہ مکرمہ۔

سینین اور سِینا یا سَینا اس جگہ کا نام ہے جہاں طور کا پہاڑ ہے۔

اسفل سافلین۔ جہنم کا طبقہ مراد ہے تو مقصود وہ لوگ ہیں جنھوں نے احسن تقویم کے مطابق عمل نہیں کیا اور ضعیفی وغیرہ مراد ہے تو عام

اردو حاشیہ

(۱) اکثر مفسرین کے مطابق یہ وحی اوّل ہے جس کا سلسلہ قرأت سے شروع ہوتا ہے اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ اسلام کا پہلا پیغام پڑھنے اور لکھنے کا ہے اور خدا ہی انسان کو یہ صلاحیت دینے والا ہے۔

(۲) بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ مالداروں کے بارے میں ہے حالانکہ الفاظ میں اس کا کوئی اشارہ نہیں ہے اور آغاز کلام علم سے تعلق رکھتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان علم یا مال کسی بھی اعتبار سے بے نیاز ہوجاتا ہے تو سرکشی شروع کردیتا ہے جو ہر دور میں سرمایہ داروں کا بھی خاصہ رہا ہے اور روشن فکروں کا بھی۔

(۳) قدرت کی نگاہ میں بدترین کام عبادت الٰہی سے روکنا ہے اور ہر وہ شخص جو عبادت الٰہی سے روکتا ہے اسے اپنے انجام سے باخبر رہنا چاہیے اور صاحبانِ ایمان کو ہرگز ایسے بے ایمان افراد کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے بلکہ سجدہ کے ساتھ اپنے رب سے تقرب حاصل کرنا چاہیے۔

اٰیاتها ۱۱ | ۹۳ سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ ۱۱ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ

قسم ہے ایک پہر چڑھے دن کی (۱) اور قسم ہے رات کی جب وہ چیزوں کی پردہ پوشی کرے (۲) تمہارے پروردگار نے نہ تم کو چھوڑا ہے

مَا قَلٰی ﴿۳﴾ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ

اور نہ تم سے ناراض ہوا ہے (۳) اور آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے (۴) اور عنقریب تمہارا

یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ﴿۵﴾ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ﴿۶﴾

پروردگار تمہیں اس قدر عطا کردے گا کہ خوش ہوجاو (۵) کیا اس نے تم کو یتیم پاکر پناہ نہیں دی ہے (۶)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ﴿۸﴾

اور کیا تم کو گم گشتہ پاکر منزل تک نہیں پہنچایا ہے (۷) اور تم کو تنگ دست پاکر غنی نہیں بنایا ہے (۸)

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَ

لہٰذا اب تم یتیم پر قہر نہ کرنا (۹) اور سائل کو جھڑک مت دینا (۱۰) اور

اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ع ۱ ۱۱ ۱۸

اپنے پروردگار کی نعمتوں کو برابر بیان کرتے رہنا (۱۱)

اٰیاتها ۸ | ۹۴ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَکِّیَّۃٌ ۱۲ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾

کیا ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ نہیں کیا (۱) اور کیا آپ کے بوجھ کو اتار نہیں لیا (۲)

عربی حاشیہ

انسان مقصود ہیں۔

علق ۔ جامد خون ۔

عربی زبان میں علق جونک کو بھی کہا جاتا ہے اور اس لوتھڑے کی ویسی ہی شکل بھی ہوتی ہے۔

ان الانسان ۔ بروایتے ابوجہل مراد ہے۔

ارایت ان کان ۔ اس فعل کا مفعول اور اس شرط کی جزا دونوں محذوف ہیں۔

لنسفعاً ۔ سفع ۔ پکڑ کر کھینچنا۔

ناصیہ۔ سر کے اگلے حصہ کے بال

نادی۔ وہ بزم جہاں قبیلہ والے اکٹھا ہوتے ہیں۔

زبانیہ۔ زبنیہ کی جمع ہے یعنی سخت ترین فرشتے۔

لیلۃ القدر۔ قدرومنزلت اور شرف کی رات جس میں نزول قرآن کا آغاز ہوا ہے یا کُل قرآن پیغمبرؐ کو دیا گیا ہے۔

روح ۔ جبریل امین۔

من کل امر یکل امر سلام ہے۔ شب قدر اولیاء خدا کے لئے سلامتی ہی سلامتی ہے۔ اول

اردو حاشیہ

(۱) شب قدر ماہ مبارک رمضان کی ۱۹۔ ۲۱ یا ۲۳ ویں شب کو کہا جاتا ہے جس میں نزول قرآن کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور یہ شب قدرومنزلت میں ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس شب میں تمام مخلوقات کے مقدرات کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنا مقدر بنانے کیلئے اس رات کو عبادت وتلاوت میں بسر کرے۔ اگرچہ بعض حلقوں میں شب قدر بھی تفریحات اور منکرات کی رات ہوگئی ہے۔

واضح رہے کہ اگر قدرومنزلت کے اعتبار سے ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہوسکتی ہے تو خندق میں علیؑ کی ایک ضربت بھی عبادت ثقلین سے افضل ہوسکتی ہے جیسا کہ سرکار دو عالمؐ نے خود اعلان کیا تھا۔

الَّذِیٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾

جس نے آپ کی کمر کو توڑ دیا تھا (۳) اور آپ کے ذکر کو بلند کردیا (۴)

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا

ہاں زحمت کے ساتھ آسانی بھی ہے (۵) بے شک تکلیف کے ساتھ سہولت بھی ہے (۶) لہٰذا جب

فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَ اِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾ ع ۸/۱۹

آپ فارغ ہوجائیں تو نصب کردیں (۷) اور اپنے رب کی طرف رخ کریں (۸)

رکوعها ۱ — ۹۵ سُوْرَةُ التِّیْنِ مَكِّیَّةٌ ۲۸ — ایاتها ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ﴿۱﴾ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ﴿۲﴾ وَ هٰذَا الْبَلَدِ

قسم ہے انجیر اور زیتون کی (۱) اور طورسینین کی (۲) اور اس امن والے

الْاَمِیْنِ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾

شہر کی (۳) ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے (۴)

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا ہے (۵) علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ

اور انہوں نے نیک اعمال انجام دیئے تو ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے (۶) پھر تم کو روزِ جزا کے بارے میں

بِالدِّیْنِ ﴿۷﴾ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸﴾ ع ۸/۲۰

کون جھٹلا سکتا ہے (۷) کیا خدا سب سے بڑا حاکم اور فیصلہ کرنے والا نہیں ہے (۸)

المنزل ۷

عربی حاشیہ

سے آخر اور سر شام سے طلوع فجر تک۔

منفکین۔ اپنے عہد سے الگ ہونے والے کہ سب کا عہد تھا کہ پیغمبرؐ آئے گا تو اس پر ایمان لے آئیں گے۔

صحف۔ اوراق قرآن۔

مطہرہ۔ ہر غلطی، برائی اور باطل وغلط بیانی سے پاک وپاکیزہ۔

کتب۔ مکتوبات۔

قیمہ۔ مستقیم، مستحکم۔

حنفاء۔ باطل سے حق کی طرف متوجہ ہونے والے۔

دین القیمہ۔ دین ملت مستقیم یا دین کتب مستقیم۔ یعنی مضاف مضاف الیہ نہ کہ صفت وموصوف۔

بریہ۔ مخلوقات۔ براٴ سے مشتق ہے۔ خلق کے معنی میں اور بقولے اس کی اصل بریٰ ہے یعنی خاک کہ انسان خاک ہی سے پیدا ہوا ہے۔

ف: واضح رہے کہ شب قدر میں تمام سال کے امور مقدر ہوتے ہیں۔ شب قدر میں

اردو حاشیہ

(۱) اہل کتاب اور مشرکین دونوں مختلف اعتبار سے پیغمبرؐ اسلام کی آمد کا انتظار کر رہے تھے اور ان پر ایمان لانے کیلئے آمادگی کا اظہار کر رہے تھے لیکن جیسے ہی آپ نے پیغام الٰہی کو پیش کیا سب منحرف ہو گئے اور آپس میں بھی اختلاف شروع کر دیا جب کہ انہیں باطل سے اعراض کرنے اور حق کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور ان سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ شرک کی روش کو چھوڑ کر اخلاص عبادت سے کام لیں اور اخلاص بھی فقط دل ودماغ کے اندر نہ رہ جائے بلکہ عملی طور پر بھی سامنے آئے۔ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں یعنی حق اللہ کا بھی خیال رکھیں اور بندگانِ خدا کا بھی حق ادا کرتے رہیں کہ بہترین خلائق بننے کیلئے یہ دونوں باتیں لازمی ہیں اور تنہا ایمان کافی نہیں ہے بلکہ عمل صالح بھی ضروری ہے۔

اٰیاتھا ۱۹ | ۹۶ سُورَۃُ الْعَلَقِ مَکِّیَّۃٌ ۱ | رکوعھا ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ

اس خدا کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ہے (۱) اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے

عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾

پیدا کیا ہے (۲) پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے (۳) جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی ہے (۴)

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾ کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ﴿۶﴾

اور انسان کو وہ سب کچھ بتا دیا ہے جو اسے نہیں معلوم تھا (۵) بے شک انسان سرکشی کرتا ہے (۶)

اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیۡتَ

کہ اپنے کو بے نیاز خیال کرتا ہے (۷) بے شک آپ کے رب کی طرف واپسی ہے (۸) کیا تم نے

الَّذِیۡ یَنۡھٰی ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی

اس شخص کو دیکھا ہے جو منع کرتا ہے (۹) بندۂ خدا کو جب وہ نماز پڑھتا ہے (۱۰) کیا تم نے دیکھا کہ اگر وہ بندہ

الۡھُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ﴿۱۲﴾ اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ

ہدایت پر ہو (۱۱) یا تقویٰ کا حکم دے تو روکنا کیسا ہے (۱۲) کیا تم نے دیکھا کہ اگر اس کافر نے جھٹلایا اور

تَوَلّٰی ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ؕ﴿۱۴﴾ کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ

منھ پھیر لیا (۱۳) تو کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ دیکھ رہا ہے (۱۴) یاد رکھو اگر وہ روکنے سے باز نہ آیا

لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۚ﴿۱۶﴾ فَلۡیَدۡعُ

تو ہم پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے (۱۵) جھوٹے اور خطا کار کی پیشانی کے بال (۱۶) پھر وہ اپنے

عربی حاشیہ

انیسویں شب مقدر طے ہوتے ہیں ۲۱ ویں شب فیصلہ ہوتا ہے اور ۲۳ ویں شب احکام جاری ہوجاتے ہیں۔ یہ راتیں صرف امت پیغمبرؐ کے لئے ہیں۔ باقی امتوں کو یہ شرف حاصل نہیں تھا۔ اس رات کا ہر عمل ہزار ماہ کے عمل سے بہتر ہے۔ اس کا اخفا اس لئے ہوا ہے کہ انسان ہر رات میں عبادت کرے جس طرح موت کے اخفا سے ہروقت موت کے لئے تیار رہتا ہے۔ اس رات سے مراد کرۂ زمین کا سایہ ہے جو ۲۴ گھنٹہ مختلف مقامات پر باقی رہتا ہے۔

ف: زمین کے بیان اخبار کے بارے میں روایات میں وارد ہوا ہے کہ انسان نے جو عمل بھی زمین پر انجام دیا ہے وہ مجرم کے ہاتھ کے نشانات کی طرح زمین پر ثبت ہوگیا ہے اور روز قیامت نمایاں ہوجائے گا۔

امیر المومنینؑ بیت المال تقسیم کرکے نماز ادا کرتے تھے تاکہ زمین روزِ قیامت گواہی دے کہ حق کے ساتھ بیت المال کو پُر کیا تھا اور حق ہی کے ساتھ خالی کیا ہے۔

اردو حاشیہ

(۲) یہ ایک واضح اشارہ ہے کہ نجات کیلئے تنہا عمل صالح ہی کافی نہیں ہے کہ انسان چند عبادات کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دے لے بلکہ اس کے ساتھ دل کی گہرائیوں میں خوف خدا کا ہونا بھی ضروری ہے جو ہر وقت اعمال کی نگرانی کرتا رہے اور کسی وقت بھی انسان کو راہِ حق سے منحرف نہ ہونے دے۔

نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَ

ہم نشینوں کو بلائے (۱۷) ہم بھی اپنے جلاد فرشتوں کو بلاتے ہیں (۱۸) دیکھو تم ہرگز اس کی اطاعت نہ کرنا اور

اسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ ﴿۱۹﴾ السجدة

سجدہ کر کے قربِ خدا حاصل کرو (۱۹)

اٰیاتھا ۵ ۹۷ سُوۡرَةُ الۡقَدۡرِ مَكِّيَّةٌ ۲۵ رکوعھا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا ہے (۱) اور آپ کیا جانیں یہ شب قدر

الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ

کیا چیز ہے (۲) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (۳) اس میں

الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛ ﴿۴﴾

ملائکہ اور روح القدس اذنِ خدا کے ساتھ تمام امور کو لے کر نازل ہوتے ہیں (۴)

سَلٰمٌ ۛ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾ ع

یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہی سلامتی ہے (۵)

اٰیاتھا ۸ ۹۸ سُوۡرَةُ الۡبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۰ رکوعھا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

لَمۡ يَكُنِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ وَالۡمُشۡرِكِيۡنَ

اہلِ کتاب کے کفار اور دیگر مشرکین اپنے کفر سے الگ ہونے والے نہیں تھے

عربی حاشیہ

جنات عدن۔ ہمیشہ رہنے والے باغات۔
اثقال۔ تمام خزانے مُردوں سمیت کہ انھیں بھی زندہ کر کے حساب کے لئے نکالا جائے گا۔
قال الانسان۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یہ بات کافر حیرت کی بنیاد پر کہے گا اور بعض کا بیان ہے کہ یہ بات مومن واقعہ کی عظمت کے پیش نظر کہے گا۔
اشتات۔ شتیت کی جمع ہے یعنی متفرق۔
ذرہ۔ ہوا میں اڑنے والے غبار کو بھی کہا جاتا ہے اور چھوٹی چیونٹی کو بھی کہا جاتا ہے۔
ضبح۔ دوڑنے میں سانس کی آواز۔
قدح۔ رگڑ۔
موریات۔ چنگاری اڑانے والے۔
مغیرات۔ حملہ کرنے والے۔
نقع۔ غبار جنگ۔
کنود۔ قصداً انکار کرنے والا۔
الخیر۔ مال
بعثرہ۔ الٹ پلٹ کرنا۔
مافی القبور۔ مُردے

اردو حاشیہ

(۱) مناظر قیامت میں یہ دو باتیں خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہیں:

ا۔ سارے انسان قبروں سے گروہ در گروہ متفرق انداز میں برآمد ہوں گے یعنی کوئی کسی کے کام آنے والا نہ ہوگا۔

(۱) ہر شخص کو اس کے اعمال دکھلا دیئے جائیں گے یعنی سارے اعمال فضائے بسیط میں محفوظ ہیں اور انسان کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے تاکہ اس کا انکار بھی نہ کر سکے اور یہ صورت حال خود بھی ایک بہت بڑے عذاب کی حیثیت رکھتی ہے کہ ہر برائی کرنے والے کی آخری تمنا یہ ہوتی ہے کہ اس کی برائی منظر عام پر نہ آنے پائے جس طرح کہ نیک اعمال کرنے والوں کیلئے یہ بہترین انعام ہوتا ہے کہ ان کا عمل خیر قیامت تک محفوظ رہے اور ساری دنیا کی نگاہوں کے سامنے آ جائے جو بات قیامت میں ہو جائے گی۔

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝١ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ
جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل نہ آجاتی (۱) اللہ کی طرف کا نمائندہ
يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣ وَمَا
جو پاکیزہ صحیفوں کی تلاوت کرے (۲) جن میں قیمتی اور مضبوط باتیں لکھی ہوئی ہیں (۳) اور یہ
تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
اہل کتاب متفرق نہیں ہوئے مگر اس وقت جب ان کے پاس کھلی ہوئی
الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
دلیل آگئی (۴) اور انہیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ خدا کی عبادت کریں
لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
اور اس عبادت کو اسی کے لئے خالص رکھیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں
وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
اور یہی سچا اور مستحکم دین ہے (۵) بے شک اہل کتاب میں
الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے اور دیگر مشرکین سب جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اور یہی بدترین خلائق ہیں (۶) اور بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے
الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝٧ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ
نیک اعمال کئے ہیں وہ بہترین خلائق ہیں (۷) پروردگار کے یہاں ان کی

عربی حاشیہ

ف: آیت نمبر ۸ میں خیر سے مراد مال دنیا ہے جو بذات خود خیر ہے لیکن اس کی محبت کی شدت نے انسان کو کنود اور بخیل ولا خیر ابنا دیا ہے ورنہ ہر خیر کی محبت میں شدت عیب نہیں ہے۔ مجموعی طور پر سورہ مجاہدین کی توصیف اور جہاد کی حوصلہ افزائی کے لئے نازل ہوا ہے جس کا اثر روز قیامت ظاہر ہوگا۔

ف: آیت ۶۔۷۔۸ میں موازین سے مراد اعمال ہیں جن کا وزن کیا جاتا ہے اور انھیں کے وزن سے میزان کا وزن گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ روایات میں میزان کے وزن بڑھانے میں کلمۂ توحید، صلوات اور باطن کی پاکیزگی کا ذکر کیا گیا ہے اور خود ائمہ طاہرینؑ کو میزان قرار دیا گیا ہے۔

مافی الصدور۔ وہ راز جس کو مجرمین اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ ان کی اطلاع کسی کو نہیں ہوسکتی۔

قارء۔ قرع۔ کھٹکھٹانا۔ گویا قیامت دلوں کے دروازے کھٹکھٹانے والی ہے۔

فراش۔ پتنگے۔

اردو حاشیہ

(۱) کس قدر شرمناک بات ہے کہ پروردگار گھوڑوں کی قسم کھائے اور انسان کی سرکشی کا اعلان کرے کیوں نہ ہو گھوڑے تیز رفتاری سے میدان کی طرف جاتے ہیں۔ وہ صبحدم کھائے پیئے بغیر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ وہ دشمنوں کے درمیان در آتے ہیں اور کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے ہیں اور انسان جان کی فکر اور مال کے اندیشہ میں مبتلا رہتا ہے اور میدان تک جانا گوارا نہیں کرتا اور بعض اوقات اگر چلا بھی جاتا ہے تو فرار کرنے لگتا ہے۔ ایسے انسانوں سے تو جانور ہی بہتر ہیں اور شاید اسی لئے بعض مقامات پر میدان جہاد کے گھوڑوں کی یادگار بھی قائم کی جاتی ہے کہ یہ انسان کی عبرت اور نصیحت کیلئے بہترین سامان ہے اگر اس میں یہ شعور و ادراک زندہ رہ گیا ہو۔

رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

جزاء وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ انہی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ

خدا ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں اور یہ سب اس کے لئے ہے جس کے دل میں

خَشِيَ رَبَّهٗ ۸ ع

ع ۱ ۸ ۲۳

خوفِ خدا ہے (۸)

ایاتها ۸ — ۹۹ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ۹۳ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ

جب زمین زوروں کے ساتھ زلزلہ میں آجائے گی (۱) اور وہ سارے خزانے

اَثْقَالَهَا ۲ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

نکال ڈالے گی (۲) اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے (۳) اس دن وہ اپنی خبریں بیان

اَخْبَارَهَا ۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۵ يَوْمَئِذٍ

کرے گی (۴) کہ تمہارے پروردگار نے اسے اشارہ کیا ہے (۵) اس روز

يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۵ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۶ فَمَنْ

سارے انسان گروہ در گروہ قبروں سے نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھ سکیں (۶) پھر جس

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ

شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ اسے دیکھے گا (۷) اور جس نے ذرہ برابر

عربی حاشیہ

مبثوث۔ منتشر۔
عھن۔ وہ اون جسے ہاتھ وغیرہ سے دھنا جاتا ہے۔
موازین۔ تولی جانے والی چیزیں یعنی اعمال صالحہ۔
ام۔ ملجاوماویٰ۔
ہاویہ۔ گرنے والی۔ گہرائی۔
حامیہ۔ بھڑکنے والی آگ۔
تکاثر۔ مال واولاد کی زیادتی کا مقابلہ
لہو۔ ضروری اور اہم باتوں سے غفلت
مقابر۔ مقبرہ کی جمع۔
عین الیقین۔ یقین کے پہلے مرحلہ کا نام علم الیقین ہے۔ اس کے بعد جب انسان منظر کو خود دیکھ لیتا ہے تو اس کا یقین عین الیقین کی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔

ف: تکاثر یعنی طلب کثرت مال وجاہ یا باہمی تفاخر یہ دو مصائب ہیں جو انسان کو پست ترین منزل تک پہنچا دیتے ہیں اور تفاخر کا سرچشمہ یا انسان کا جہل ہوتا ہے یا احساس کمتری۔

اردو حاشیہ

(۱) قیامت کا دن واقعی قیامت کا دن ہوگا کہ انسان پتنگوں کی طرح اڑتے نظر آئیں گے پہاڑ دھنکی ہوئی روئی جیسے ہو جائیں گے یعنی ہر شے کا ثقل اور وزن ختم ہو جائے گا اور ظاہر ہے کہ ایسے ماحول میں اگر عمل کا پلہ بھاری رہ جائے اور اس کا وزن باقی رہ جائے تو یہ علامت ہے کہ یہ عمل خیر پہاڑوں سے زیادہ سنگینی رکھتا ہے اور ایسا عمل کرنے والا واقعاً حقدار ہے کہ اسے جنت کی خوشگوار زندگی عطا کی جائے ورنہ اگر کسی کے عمل کا پلہ ہلکا ہو گیا اور اس کا عمل بھی قیامت کی آندھی میں اڑ گیا تو اسے جہنم کے علاوہ کچھ نہیں مل سکتا ہے کہ اس نے اعمال میں دنیا کے وزن کا خیال کیا تھا اور آخرت کے وزن کو یکسر نظر انداز کر دیا تھا ورنہ وہ سوچتا کہ دنیا کا وزن آخرت کے مقابلہ میں بالکل بے قیمت ہے اور اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے یہاں عمل کتنا ہی بے وزن کیوں نہ ہو آخرت کے اعتبار سے وزنی اور سنگین ہونا چاہیے۔

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۸

برائی کی ہے وہ اسے دیکھے گا (۸)

ایاتها ۱۱ — ۱۰۰ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۱۴ — رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۲

فراٹے بھرتے ہوئے تیز رفتار گھوڑوں کی قسم (۱) جو ٹاپ مار کر چنگاریاں اُڑانے والے ہیں (۲)

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۳ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۴ فَوَسَطْنَ

پھر صبح دم حملہ کرنے والے ہیں (۳) پھر غبار جنگ اڑانے والے نہیں (۴) اور دشمن کی جمعیت میں

بِهٖ جَمْعًا ۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۶

در آنے والے ہیں(۵) بے شک انسان اپنے پروردگار کے لئے بڑا ناشکرا ہے(۶)

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۷ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ

اور وہ خود بھی اس بات کا گواہ ہے (۷) اور وہ مال کی محبت میں

لَشَدِيْدٌ ۸ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۹

بہت سخت ہے (۸) کیا اسے نہیں معلوم ہے کہ جب مُردوں کو قبروں سے نکالا جائے گا (۹)

وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۱۰ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ

اور دل کے رازوں کو ظاہر کردیا جائے گا (۱۰) تو ان کا پروردگار اس دن کے

يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۱۱

حالات سے خوب باخبر ہوگا (۱۱)

عربی حاشیہ

مولائے کائنات نے ایک خطبہ میں اس سورہ کی تفسیر فرمائی ہے جو انسان کا دل ہلادینے کے لئے کافی ہے۔"

ف: خسارہ کا سب سے بڑا مصداق یہ ہے کہ جس قدر سرمایہ لے کر دنیا میں آتا ہے وہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے جس طرح برف فروش یہ آواز لگاتا ہے کہ "اس پر رحم کرو جس کا سرمایہ پگھلتا جارہا ہے۔

عصر۔ عام زمانہ یا نمازِ عصر یا عصر پیغمبرؐ۔

الانسان۔ جنس انسان مراد ہے جس میں مومن اور کافر سب ہی شامل ہیں لیکن نتیجہ میں کافر ہی مقصود ہیں۔

تواصی۔ ایک دوسرے کو وصیت اور نصیحت کرنا۔

ویل۔ عذاب، ہلاکت، جہنم کی ایک وادی۔

ہمزہ۔ لوگوں کو عیب لگانے والا۔

لمزہ۔ چغلی کھانے والا۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔

عددہ۔ گن گن کر رکھا۔

اردو حاشیہ

(۱) انسان نے ساری زندگی مال اور اولاد کی کثرت کے مقابلہ میں گزار دی اور یہ بات بالکل ذہن سے نکل گئی کہ یہ چیزیں ہمیشہ رہنے والی نہیں ہیں اور ان کا حساب بہرحال ہونے والا ہے۔ ایسے افراد سے روز قیامت ان نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا کہ کہاں سے جمع کیا تھا اور کہاں خرچ کیا تھا ورنہ کھانے پینے کی چیزوں کا حساب لینا کریم کی شان کے خلاف ہے۔ بعض روایات میں نعمت سے مراد محبت اہلبیتؑ ہے اور یہ نعمت تمام نعمتوں سے بالاتر ہے بلکہ تکمیل نعمت کا ذریعہ ہے لہٰذا ظاہر ہے کہ اس کے بارے میں بھی ضرور سوال کیا جائے گا جیسا کہ بعض دوسری آیات میں بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

ایاتها ۱۱ ۱۰۱ سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۰ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن و رحیم

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

کھڑکھڑانے والی (۱) اور کیسی کھڑکھڑانے والی (۲) اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیسی

الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾

کھڑکھڑانے والی ہے (۳) جس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی مانند ہوجائیں گے (۴)

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ

اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح اُڑنے لگیں گے (۵) تو اس دن جس کی

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَ

نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا (۶) وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا (۷) اور

اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَآ

جس کا پلّہ ہلکا ہوگا (۸) اس کا مرکز ہاویہ ہے (۹) اور تم کیا جانو کہ

اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ ع

ہاویہ کیا مصیبت ہے (۱۰) یہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے (۱۱)

ایاتها ۸ ۱۰۲ سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ۱۶ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن و رحیم

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا

تمہیں باہمی مقابلہ کثرتِ مال و اولاد نے غافل بنادیا (۱) یہاں تک کہ تم نے قبروں سے ملاقات کرلی (۲) دیکھو

ع ۱ / ۱۱ / ۲۶

عربی حاشیہ

اخلدہ۔ خلد یعنی بقا، دوام۔
حطمہ۔ حطم سے مشتق ہے یعنی توڑ پھوڑ دینا۔ یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔
تطلع۔ یعنی نیچے سے اوپر کی طرف چڑھنا یعنی جلد کے بجائے دل جلانے والی۔
موصدہ۔ ڈھانکا ہوا۔
عمد۔ عمود کی جمع ہے ستون۔
ممددہ۔ طویل
اصحاب الفیل۔ حبشہ کا لشکر جو ابرہہ الاشرم کی قیادت میں خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کے لئے آیا تھا۔
ابابیل۔ اسم جمع ہے اور اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔
سجّیل۔ بقولے معرب ہے۔ اصل میں سنگ گل ہے۔
ف: واضح رہے کہ اسلام نے مال کو بہترین خیر قرار دیا ہے لیکن حرص، بخل اور مال کے نشہ کو بدترین شے قرار دیا ہے۔ بخل وعدہ الٰہی پر بے اعتمادی ہے اور روزِ قیامت حسرت کا باعث ہے

اردو حاشیہ

(۱) انسان حقیقی اور اضافی اعتبار سے تین چیزوں کا مالک ہے۔ روح، جسم اور تعلقات وارتباطات، دین اسلام نے واضح طور پر اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ وہ روح خسارہ میں ہے جس میں ایمان نہیں ہے اور وہ جسم خسارہ میں ہے جس کا عمل صالح نہیں ہے اور وہ روابط وتعلقات خسارہ کی بنیاد ہیں جن کی اساس صبر وحق کی وصیت ونصیحت پر قائم نہیں ہے اور اس تمام خسارہ کا گواہ زمانہ ہے کہ ہر زمانہ میں خسارہ والوں کی اکثریت رہی ہے اور فائدہ والے صرف استثنائی حیثیت کے مالک رہے ہیں۔

سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ

تمہیں عنقریب معلوم ہوجائے گا (۳) اور پھر خوب معلوم ہوجائے گا (۴) دیکھو اگر

تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

تمہیں یقینی علم ہوجاتا (۵) کہ تم جہنم کو ضرور دیکھو گے (۶) پھر اسے اپنی آنکھوں دیکھے

عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع ۱/۸/۲۷

یقین کی طرح دیکھو گے (۷) اور پھر تم سے اس دن نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا(۸)

اٰیاتها ۳ ۱۰۳ سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۳ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

قسم ہے عصر کی (۱) بے شک انسان خسارہ میں ہے (۲) علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع ۱/۳/۲۸

اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت و نصیحت کی (۳)

اٰیاتها ۹ ۱۰۴ سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۲ رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿۲﴾

تباہی اور بربادی ہے ہر طعنہ زن اور چغل خور کے لئے (۱) جس نے مال کو جمع کیا اور خوب اس کا حساب رکھا (۲)

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾

اس کا خیال تھا کہ یہ مال اسے ہمیشہ باقی رکھے گا (۳) ہرگز نہیں اسے یقیناً حطمہ میں ڈال دیا جائے گا (۴)

عربی حاشیہ

کہ دوسروں نے اسی مال سے جنت حاصل کرلی اور وہ عذاب میں مبتلا ہوگیا۔ شیطان نے محبت مال کو اپنا بہترین وسیلہ قرار دیا ہے۔

ف: یہ لام علت کے لئے ہے کہ خدا نے اصحابِ فیل کو اس لئے تباہ کردیا کہ قریش کا انس سفر تجارت سے بھی برقرار رہے اور سرزمین مکہ سے بھی اور وہ پلٹ کر یہیں واپس آئیں کہ اس کا محافظ موجود ہے۔ اور اس محافظت کا حق ہے کہ رب البیت کی عبادت کی جائے۔

لایلاف۔ الفت وانس پیدا کردینا۔

رحلة۔ ارتحال وانتقال کا نتیجہ ہے یعنی مسافرت۔

لام کا متعلق ایک قول کی بنا پر سورۂ فیل میں الم تجعل ہے اور دوسرے قول کی بنا پر فلیعبدوا ہے۔

یدع۔ دعّ۔ شدت سے دھکا دے کر ہٹا دینا۔

یحض۔ حض۔ آمادہ کرنا۔

اردو حاشیہ

(۱) یہ سورہ اخلاقی تعلیمات پر مبنی ہے جس میں سماج کی سب سے بڑی برائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جس سے عالمی فساد پیدا ہوتا ہے اور وہ ہے دوسرے پر طعنے کسنا اور چغلی کرنا۔ سماج سے یہ دونوں فسادات نکل جائیں تو معاشرہ میں خوش اعتمادی پیدا ہو جائے اور سب آپس میں بھائی بھائی کی طرح زندگی گزارنے لگیں۔ قیامت وہ لوگ ہیں جو اسی اخلاقی جرم کو کسب مال کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں اور انہیں اس کا اندازہ بھی نہیں ہے کہ جس دل سے یہ طعنہ دینے اور چغلی کرنے کا جذبہ نکلا ہے اس دل پر کل جہنم کی آگ بھڑکنے والی ہے۔

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِىۡ تَطَّلِعُ

اور تم کیا جانو کہ حطمہ کیا شے ہے (۵) یہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (۶) جو دلوں تک

عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِىۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع ۱ ۹ ۲۹

چڑھ جائے گی (۷) وہ آگ ان کے اوپر گھیر دی جائے گی (۸) لمبے لمبے ستونوں کے ساتھ (۹)

ایاتها ۵ | ۱۰۵ سُوۡرَةُ الۡفِيۡلِ مَكِّيَّةٌ ۱۹ | رکوعها ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا برتاو کیا ہے (۱) کیا ان کی چال کو

كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ﴿۳﴾

بے کار نہیں کردیا ہے (۲) اور ان پر اڑتی ہوئی ابابیل کو بھیج دیا ہے (۳)

تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ﴿۵﴾ ع ۱ ۵ ۳۰

جو انہیں کھرنجوں کی کنکریاں مار رہی تھیں (۴) پھر انہوں نے ان سب کو چبائے ہوئے بھوسے کے مانند بنا دیا (۵)

ایاتها ۴ | ۱۰۶ سُوۡرَةُ قُرَيۡشٍ مَّكِّيَّةٌ ۲۹ | رکوعها ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ ۚ﴿۲﴾

قریش کے انس و الفت کی خاطر (۱) جو انہیں سردی اور گرمی کے سفر سے ہے ابرہہ کو ہلاک کردیا ہے (۲)

فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ

لہٰذا انہیں چاہئے کہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں (۳) جس نے انہیں بھوک میں

عربی حاشیہ

ماعون۔ اسم مفعول ہے عون کے لئے یعنی مدد کا سارا سامان نمک پانی سے لے کر ان اشیاء ضروری تک جو انسان دوسرے کو دے سکتا ہے اور پھر نہ دے۔

ماعون۔ظروف کو بھی کہا جاتا ہے جو عاریۃً دیئے جاتے ہیں۔

کوثر۔ کثرت سے نکلا ہے بروزن فوعل یعنی بہت زیادہ۔اس سے مراد خیر کثیر ہے جس کا ایک عظیم مصداق حوضِ کوثر بھی ہے اور وجود معصومہؑ بھی۔

نحر۔اونٹ کے ذبح کرنے کو کہا جاتا ہے۔

شانئ ۔دشمن

ابتر۔جس کی نسل منقطع ہوجائے۔

ف: پیغمبرؐ اسلام کے جناب خدیجہ سے دوفرزند تھے قاسم اور طاہر جنھیں عبداللہ بھی کہا جاتا ہے۔ دونوں کا انتقال مکہ میں ہوگیا تو لوگوں نے ابتر کہنا شروع کردیا۔ ابراہیم مدینہ میں ۸ھ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کا انتقال بھی ۱۰ھ میں

اردو حاشیہ

(۱) اس سورہ نے صاحبانِ ایمان کیلئے تین عظیم سبق فراہم کئے ہیں:۔

۱۔ کسی بھی سپر پاور سے مرعوب نہیں ہونا چاہیے۔

۲۔ اللہ باطل کے ہر مکر کو باطل کرنے والا ہے۔

۳۔ اللہ کی امداد کے ذرائع محدود نہیں ہیں وہ ابابیل کو بھی ایک لشکر بنا سکتا ہے اور ضمناً یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ خدا کے بھیجے ہوئے پرندے بھی خطا نہیں کر سکتے ہیں اور کسی بے گناہ پر پتھر نہیں گرا سکتے ہیں۔

(۲) چھٹی صدی عیسوی میں مکہ کی آبادی تین حصوں پر منقسم تھی نضر بن کنانہ کی اولاد قریش، قریش کے حلیف دوسرے عرب اور غلام قریش تجارت پیشہ تھے اور ان کے دو سفر تجارت ہوا کرتے تھے سردی میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف یہ اپنی تجارت میں اس لئے محفوظ تھے کہ مکہ کے رہنے والے تھے اور لوگ ان سے مرعوب رہا کرتے تھے اور دہشت زدہ بھی تھے کہ بالآخر انہیں بھی حج کے موسم میں مکہ جانا ہے۔قدرت نے اسی احسان کو یاد دلا کر بتلایا کہ ہر احسان کا ایک فریضہ ہوتا ہے اور ہمارے احسان کا فریضہ یہ ہے کہ اس گھر کے مالک کی عبادت کرو جس کے طفیل میں یہ تجارت قائم ہے اور یہ امن وامان کی زندگی برقرار ہے۔

جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾

سیر کیا ہے اور خوف سے محفوظ بنایا ہے (۴)

ایاتها ٧ ۔ ١٠٧ سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ ١٧ ۔ رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿١﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو قیامت کو جھٹلاتا ہے (۱) یہ وہی ہے جو یتیم کو

الْيَتِيْمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣﴾ فَوَيْلٌ

دھکے دیتا ہے (۲) اور کسی کو مسکین کے کھانے کے لئے تیار نہیں کرتا ہے (۳) تو تباہی ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٤﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٥﴾

ان نمازیوں کے لئے (۴) جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں (۵)

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿٧﴾

دکھانے کے لئے عمل کرتے ہیں (۶) اور معمولی ظروف بھی عاریت پر دینے سے انکار کرتے ہیں (۷)

ایاتها ٣ ۔ ١٠٨ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ١٥ ۔ رکوعها ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ اِنَّ

بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے (۱) لہٰذا آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی دیں (۲) یقیناً

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿٣﴾

آپ کا دشمن بے اولاد رہے گا (۳)

عربی حاشیہ

ہوگیا۔ اس سورہ میں خیر کثیر۔ بقائے نسل اور تباہی دشمن کی بشارت موجود ہے۔ جو قرآن مجید کا ایک معجزہ ہے۔

ف: واضح رہے کہ آیت نمبر ۶ ایک قسم کی تہدید ہے۔ اس میں شرک کے جواز کی دعوت نہیں ہے اور نہ یہ بات پیغمبر اسلامؐ کے لئے ممکن ہے کہ وہ مشرکین کے شرک سے راضی ہوجائیں۔ نیز یہ کہ کفار خدا کی خالقیت کے منکر نہ تھے لیکن توحید عبادت کے بہرحال منکر تھے۔

لا اعبد۔ ان چاروں فقرات کے بارے میں طرح طرح کی توجیہیں کی گئی ہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ دو کا تعلق ماضی سے ہے اور دو کا تعلق مستقبل سے پھر کسی کی نگاہ میں پہلے دو کا تعلق ماضی سے ہے اور کسی کی نگاہ میں دوسرے دو کا اور بعض حضرات کے نزدیک اس کا زمانہ سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

الفتح۔ مکہ اور دیگر فتوحات کی طرف اشارہ ہے۔

واستغفرہ۔ بعض کے نزدیک یہ استغفار اپنی کوتاہیوں کے لئے ہے اور بعض کے نزدیک

اردو حاشیہ

(۱) اسلام نے سماج کے کمزور طبقات کی کمک اور عمل کے اخلاص کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ یتیم کو محروم کر دینے والے اور مسکین کو کھانا کھلانے کا انتظام نہ کرنے والے انسانوں کو دین کا منکر قرار دیا ہے اور پھر ان لوگوں کی نماز کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی ہے جن کے اعمال میں اخلاص نہیں ہے اور صرف دنیا کو دکھانے کیلئے عمل کرتے ہیں۔ حد یہ ہے کہ کسی کو ایک برتن بھی عاریت دیتے ہیں تو وہ بھی ریاکاری کی نیت سے اور اس میں بھی کوئی اخلاص یا قصد قربت نہیں ہوتا ہے۔

(۱) اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خدا نے جس قدر خیر کثیر اپنے پیغمبرؐ کو عطا کیا ہے اتنا کسی اور کو نہیں دیا ہے۔ انتہا یہ ہے کہ ان کے دشمن کو ابتر بنا دیا ہے اور اس کی نسل کو منقطع کر کے پیغمبرؐ کی نسل کو فاطمہ زہرؑا کے ذریعہ قیامت تک کیلئے باقی اور دائمی بنا دیا ہے اور اسی لئے آپ سے نماز اور قربانی کا مطالبہ کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کو جب بھی کوئی خیر اور نعمت نصیب ہو تو اس کا فرض ہے کہ شکر خدا ادا کرے اور شکر خدا کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ نماز قائم کرے اور راہِ خدا میں قربانی دے۔

ایاتہا ۶ ۱۰۹ سُورَۃُ الْکٰفِرُوْنَ مَکِّیَّۃٌ ۱۸ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

قُلْ یٰۤاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ ۝۱ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝۲

آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو (۱) میں ان خداؤں کی عبادت نہیں کرسکتا جن کی تم پوجا کرتے ہو (۲)

وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۳ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا

اور نہ تم میرے خدا کی عبادت کرنے والے ہو (۳) اور نہ میں تمہارے معبودوں کی

عَبَدْتُّمْ ۝۴ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝۵ لَکُمْ

پوجا کرنے والا ہوں (۴) اور نہ تم میرے معبود کے عبادت گزار ہو (۵) تمہارے لئے

دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝۶ ع ۴۴

تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے (۶)

ایاتہا ۳ ۱۱۰ سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۱۴ رکوعہا ۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنام خدائے رحمٰن ورحیم

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝۱ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ

جب خدا کی مدد اور فتح کی منزل آجائے گی (۱) اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ دینِ خدا میں

فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝۲ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ

فوج در فوج داخل ہورہے ہیں (۲) تو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کریں اور اس سے استغفار کریں کہ

اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۝۳ ع ۴۵

وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے (۳)

عربی حاشیہ

امت کی کوتاہیوں کے لئے ہے اور بعض کے یہاں کوتاہیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ استغفار خود ایک عمل خیر ہے جو خدا کو بہرحال پسند ہے۔

ابولہب کا نام عبدالعزیٰ تھا یہ اس کی کنیت ہے۔

یدا۔ دونوں ہاتھ یعنی کل قوت۔

تب۔ یعنی بددعا قبول ہوگئی اور وہ ہلاک ہوگیا۔

امرأتہ۔ اس عورت کا نام ام جمیل بنت حرب تھا جو ابوسفیان کی بہن تھی اور معاویہ کی پھوپھی۔

حمالۃ الحطب۔ رسول اکرمؐ کی راہ میں کانٹے بچھایا کرتی تھی۔

جید۔ گردن۔

مسد۔ بٹی ہوئی رسی۔

ف: یہ سورہ دلیل ہے کہ انجام کار رشتوں کے ہاتھ میں نہیں ہے کردار کے ہاتھ میں ہے۔ ابولہب خاندان سے باہر نکل گیا اور سلمان اہلبیت میں شامل ہوگئے۔

اردو حاشیہ

(۱) یہ سورہ اس حقیقت کا اعلان کررہا ہے کہ دنیاوی معاملات میں صلح ومصالحت بہترین چیز ہے لیکن مذہبی مسائل میں صلح ومصالحت کا کوئی امکان نہیں ہے اور کفار کا یہ وعدہ بھی بالکل غلط ہے کہ ہم آپ کے خداؤں کی عبادت کریں گے اس لئے کہ اسلام میں عبادت کی بنیاد توحید پر ہے اور بت پرست خدائے واحد کی عبادت نہیں کرسکتا ہے خدائے واحد کی عبادت کے معنی ہی یہ ہیں کہ باقی خداؤں سے بیزاری اور برائت اختیار کرلی جائے اور جس مذہب میں برائت نہیں ہے وہ ایک فریب ہے مذہب نہیں ہے۔

سورہ میں جملوں کی تکرار مسئلہ کی اہمیت کی دلیل ہے کہ کسی دور میں کفار ومشرکین کی طرف سے عقائد کے بارے میں مصالحت یعنی باطل پرستی کا سوال اٹھے تو مسلمان ایسی صلح کیلئے تیار نہ ہونے پائے اور اسے اپنے مذہب کا مکمل احساس رہے۔

(۱) مسلمان فتح کیلئے بیچین تھے خدا نے مدد بھیج کر مکہ کو فتح کرادیا اور اس کے بعد تسبیح واستغفار کا مطالبہ کردیا تاکہ انسان کے دل میں فتح کا غرور نہ پیدا ہونے پائے اور مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر خود پیغمبرؐ اسلام کو مخاطب بنادیا واضح رہے کہ فتح مکہ کی تمہید صلح حدیبیہ ہے اور فتح مکہ کی تکمیل خانہ کعبہ میں بت شکنی ہے اور دونوں کام حضرت علیؑ نے انجام دیئے ہیں جن میں دیگر صحابہ کا کوئی دخل نہیں ہے اور نہ امت میں کوئی حضرت علیؑ کا مثل ونظیر ہے۔

ایاتہا ۵ — ۱۱۱ سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَکِّیَّۃٌ ۶ — رکوعہا ۱

سورہ مسد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ

ابو لہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہوجائے (۱) نہ اس کا مال ہی اس کے کام آیا اور نہ اس کا

وَمَا كَسَبَ ۝٢ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣ وَّامْرَاَتُهٗ

کمایا ہوا سامان ہی(۲) وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہو گا (۳) اور اس کی بیوی

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥ ع

جو لکڑی ڈھونے والی ہے (۴) اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی بندھی ہوئی ہے(۵)

ایاتہا ۴ — ۱۱۲ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّۃٌ ۲۲ — رکوعہا ۱

سورہ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ

اے رسول کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے (۱) اللہ برحق اور بے نیاز ہے (۲) اس کی نہ کوئی اولاد ہے

يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ ع

اور نہ والد(۳) اور نہ اس کا کوئی کفو اور ہمسر ہے (۴)

المنزل ۷

عربی حاشیہ

احد۔ وہ اکیلا جس میں کسی طرح کی دوئی، ترکیب اور تجزیہ کا امکان نہ ہو۔

ہو۔ مبتدا۔ اللہ خبر اول اور احد خبر دوم ہے۔

صمد۔ وہ بے نیاز جس کی طرف ہر ضرورت مند توجہ کرتا ہے۔

الف لام۔ علامت حصر ہے کہ ایسا اُس کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

فلق۔ صبح کا ہنگام جب پو پھٹتی ہے۔

غاسق۔ تاریک رات۔

وقب۔ جب وہ داخل ہوجائے اور اس کا اندھیرا چھاجائے۔

نفاثات۔ جھاڑ پھونک کرنے والی عورتیں جو گرہوں اور گنڈوں پر پھونک کردیا کرتی ہیں۔

رب الناس۔ انسانوں کی تربیت اور اصلاح کرنے والا۔

ملک الناس۔ انسانوں کے اختیارات کا مالک۔

الٰہ الناس۔ انسانوں کا معبود۔

وسواس۔ وسوسہ پیدا کرنے والا شیطان۔

اردو حاشیہ

(۱) پیغمبرؐ اسلام نے کوہ صفا پر کھڑے ہوکر پہلا اعلان کیا کہ میں رسول بنایا گیا ہوں تو ابولہب نے کہا کہ تم غارت ہو جاؤ تم نے کس کام کیلئے سب کو جمع کیا ہے۔ قدرت نے اسی بات کو پلٹا دیا اور اس کی بیوی کو بھی شامل کر لیا جو رسول کی راہ میں کانٹے بچھایا کرتی تھی یا معنوی اعتبار سے لکڑی اکٹھا کر کے آگ لگاتی تھی اور لکڑی والی کا انجام آگ کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے۔

(۱) اسلام کا بنیادی عقیدہ خدا کی توحید اور اس کی بے نیازی کا عقیدہ ہے اور اسی سے سارے عقائد کی تفصیلات طے پاتی ہیں اور یہیں سے اسلام اور کفر کے عقیدہ کا فرق واضح ہوتا ہے کہ کفر نے جتنے خدا بنائے ہیں وہ سب محتاج ہیں اور اسلام کا ایک خدا ہے اور وہ بھی بے نیاز ہے اور اس کی بے نیازی کی شان یہ ہے کہ رشتوں سے بھی بے نیاز ہے۔ نہ باپ کا محتاج ہے نہ اولاد کا اور ان تمام رشتوں سے بے نیازی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کا کوئی ہمسر بھی نہیں ہے۔ نہ ذات کے اعتبار سے ہے اور نہ صفات وکمالات کے اعتبار سے۔

(۲) انسانی زندگی میں چند قسم کے خطرات پائے جاتے ہیں:۔

۱۔ ہر مخلوق میں ایک شر کا پہلو ہے اور وہ خطرناک ہے۔

۲۔ رات خطرہ کی جڑ ہے کہ اس میں مختلف اقدامات ہو سکتے ہیں۔

۳۔ پھونکنے والے اور آگ لگانے والے افراد ایک مستقل سماجی خطرہ ہیں۔

ایاتها ۵ | ۱۱۳ سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۲۰ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ

کہہ دیجئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں (۱) تمام مخلوقات کے شر سے (۲) اور اندھیری رات کے

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

شر سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے (۳) اور گنڈوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے (۴)

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؑ﴿۵﴾

ع ۱ / ۵ / ۳۸

اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب بھی وہ حسد کرے (۵)

ایاتها ۶ | ۱۱۴ سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ۲۱ | رکوعها ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام سے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ

اے رسول کہہ دیجئے کہ میں انسانوں کے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں (۱) جو تمام لوگوں کا مالک اور بادشاہ ہے (۲) سارے انسانوں کا

النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۵ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِىْ

معبود ہے (۳) شیطانی وسواس کے شر سے جو نامِ خدا سُن کر پیچھے ہٹ جاتا ہے (۴) اور جو

يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ؑ﴿۶﴾

ع ۱ / ۶ / ۳۹

لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کراتا ہے (۵) وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے (۶)

عربی حاشیہ

خناس۔ جو انسان کے متوجہ ہوجانے پر پیچھے ہٹ جاتا ہے اور چھپ جاتا ہے۔
والحمد للہ اولاً و آخراً

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ یوم وفات حضرت خدیجہ الکبریٰؓ ابوظبی، صبح ساڑھے چھ بجے اختتام نظر ثانی ۱۴ جمادی الثانیہ ۱۴۰۹ھ ۱۰ بجے دن۔

ف: اختتام اصلاح و ترمیم و اضافات ۲۸ شوال المکرّم ۱۴۱۲ھ جمعہ یکم مئی ۱۹۹۲ء... ابوظبی

اردو حاشیہ

۴۔ حسد کرنے والے ایک خطرہ ہیں کہ حسد کا کوئی مظہر شریفانہ نہیں ہوتا ہے اور اس کا ہر مظہر ایک نئے قسم کا جرم ہوتا ہے۔

قرآن مجید نے ان تمام خطرات سے بچنے کا راستہ پناہِ خدا کو قرار دیا ہے اور اس کے بغیر انسان ان بلاؤں سے محفوظ نہیں رہ سکتا ہے۔

(۱) پروردگار عالم کل کائنات کا رب اور سب کا مالک اور معبود ہے لیکن انسانوں کا ذکر صرف اس لئے کیا گیا ہے کہ اس میں شک انسانوں ہی کو ہوتا ہے اور توجہ انہیں کو دلانی ہے۔

انسانی زندگی کیلئے ایک عظیم خطرہ یہ وسوسہ بھی ہے جو حق کے خلاف کبھی انسان پیدا کرتا ہے اور کبھی جن انسان فلسفہ، دانشوری، سیاست، مصلحت اور رسم و رواج کے نام پر پیدا کرتا ہے اور جنات کے وسائل تقریباً لامحدود ہیں جن کی اساس تو ہم پرستی پر ہے۔ آیات کریمہ نے واضح کر دیا کہ قدرت خدا واقعاً لامحدود ہے لہٰذا ان خطرات سے بچنے کا واحد ذریعہ اس کی پناہ ہے اور اس کے علاوہ کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اللهم انا نعوذ بک من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس. واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین.

۱۰ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
روز وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین
نظر ثانی ۱۴/ جمادی الثانیہ ۱۴۰۹ھ ابوظبی

دُعَاءِ خَتَمُ الْقُرْاٰن

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ
الْكَرِيْمُ ○ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ رَبَّنَا تَقَبَّلْ
مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِىْ
فِىْ قَبْرِىْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِىْٓ اِمَامًا
وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِىْ مِنْهُ مَانَسِيْتُ
وَعَلِّمْنِىْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِىْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ
النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِىْ حُجَّةً يَّارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سرٹیفکیٹ

میں نے اس قرآن کریم کے عربی متن کی کتابت کو حرف بہ حرف بغور اور امعانِ نظر سے پڑھا ہے الحمدللہ اس کو اغلاط سے مبرا اور صحت متن کے لحاظ سے مکمل پایا۔ لہذا پورے وثوق سے تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ ہر قسم (لفظی ۔اعرابی ۔رسم الخط) کی اغلاط سے مبرا اور پاک ہے۔

حافظ قاری
عطاء اللہ
(مستند)
پروف ریڈر تاج کمپنی لمیٹڈ
فون
0308-4259187

حافظ قاری عطاء اللہ (مستند)

پروف ریڈر تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سرٹیفکیٹ

میں نے اس قرآن کریم کے عربی متن کی کتابت کو حرف بہ حرف بغور اور امعانِ نظر سے پڑھا ہے الحمدللہ اس کو اغلاط سے مبرا اور صحت متن کے لحاظ سے مکمل پایا۔ لہذا پورے وثوق سے تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ ہر قسم (لفظی ۔اعرابی ۔رسم الخط) کی اغلاط سے مبرا اور پاک ہے۔

حافظ محمد عادل ولیجہ
بالمقابل کرزکالج

حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری

رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ مذہبی امور اوقاف

حکومتِ پنجاب لاہور

فہرست سورہ مبارکہ

نمبرشمار	صفحہ نمبر
سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ	2
سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ	3
سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ	90
سُوْرَةُ النِّسَآءِ	141
سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ	195
سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ	235
سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ	277
سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ	325
سُوْرَةُ الْبَرَآءَةِ	344
سُوْرَةُ يُوْنُسَ	383
سُوْرَةُ هُوْدٍ	409
سُوْرَةُ يُوْسُفَ	436
سُوْرَةُ الرَّعْدِ	462
سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ	475
سُوْرَةُ الْحِجْرِ	487
سُوْرَةُ النَّحْلِ	498
سُوْرَةُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ	525
سُوْرَةُ الْكَهْفِ	547
سُوْرَةُ مَرْيَمَ	570
سُوْرَةُ طٰهٰ	583
سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ	602
سُوْرَةُ الْحَجِّ	620
سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ	639
سُوْرَةُ النُّوْرِ	645
سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ	673
سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ	687
سُوْرَةُ النَّمْلِ	706
سُوْرَةُ الْقَصَصِ	723
سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ	744
سُوْرَةُ الرُّوْمِ	759
سُوْرَةُ لُقْمٰنَ	771
سُوْرَةُ السَّجْدَةِ	779
سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ	785
سُوْرَةُ سَبَاٍ	804
سُوْرَةُ فَاطِرٍ	817
سُوْرَةُ يٰسٓ	828
سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ	839
سُوْرَةُ صٓ	853
سُوْرَةُ الزُّمَرِ	864
سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ	880
سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ	898
سُوْرَةُ الشُّوْرٰى	910
سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ	922
سُوْرَةُ الدُّخَانِ	934
سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ	940
سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ	947
سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ	956
سُوْرَةُ الْفَتْحِ	964
سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ	972
سُوْرَةُ قٓ	977
سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ	983
سُوْرَةُ الطُّوْرِ	989
سُوْرَةُ النَّجْمِ	993
سُوْرَةُ الْقَمَرِ	999
سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ	1004
سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ	1010
سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ	1016
سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ	1025
سُوْرَةُ الْحَشْرِ	1031
سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ	1038
سُوْرَةُ الصَّفِّ	1043
سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ	1046
سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْنَ	1049
سُوْرَةُ التَّغَابُنِ	1052
سُوْرَةُ الطَّلَاقِ	1056
سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ	1060
سُوْرَةُ الْمُلْكِ	1064
سُوْرَةُ الْقَلَمِ	1069
سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ	1073
سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ	1078
سُوْرَةُ نُوْحٍ	1082
سُوْرَةُ الْجِنِّ	1085
سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ	1089
سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ	1093
سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ	1097
سُوْرَةُ الدَّهْرِ	1100
سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ	1104
سُوْرَةُ النَّبَاِ	1107
سُوْرَةُ النّٰزِعَاتِ	1110
سُوْرَةُ عَبَسَ	1113
سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ	1115
سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ	1117
سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ	1118
سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ	1121
سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ	1123
سُوْرَةُ الطَّارِقِ	1125
سُوْرَةُ الْاَعْلٰى	1126
سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ	1127
سُوْرَةُ الْفَجْرِ	1129
سُوْرَةُ الْبَلَدِ	1131
سُوْرَةُ الشَّمْسِ	1132
سُوْرَةُ الَّيْلِ	1133
سُوْرَةُ الضُّحٰى	1135
سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ	1136
سُوْرَةُ التِّيْنِ	1136
سُوْرَةُ الْعَلَقِ	1137
سُوْرَةُ الْقَدْرِ	1138
سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ	1138
سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ	1140
سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ	1141
سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ	1142
سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ	1142
سُوْرَةُ الْعَصْرِ	1143
سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ	1143
سُوْرَةُ الْفِيْلِ	1144
سُوْرَةُ قُرَيْشٍ	1144
سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ	1145
سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ	1145
سُوْرَةُ الْكَافِرُوْنَ	1146
سُوْرَةُ النَّصْرِ	1146
سُوْرَةُ اللَّهَبِ	1147
سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ	1147
سُوْرَةُ الْفَلَقِ	1148
سُوْرَةُ النَّاسِ	1148

****